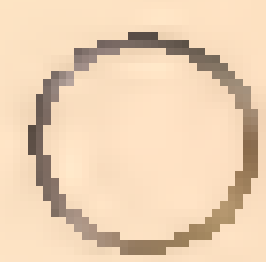
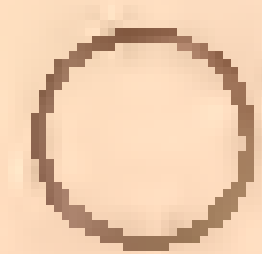


مطالعات

RekhtaDownload.com



جس کا صحیفوں میں نام ہے مختایا
 جس کو حرا میں بلا پیام افشاء
 رب حرم کی طرح ہے جلے بہتا
 وہ عبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ - اَنْظُرْنَا!
 صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَلِیْمًا!



مطالیا

عبدالغفریز خالہ

Khuda Pakhsh O. P. Library,	
Pains:	
Acc No	11780
Date	22-9-77
Section	

مقبول کیڈی

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

مجلد حقوق بحق شاعر محفوظ

طبع اول ————— اپریل ۱۹۷۶ء

ناشر ————— ملک مقبول احمد

مطبع ————— شاہ اینڈ سنٹر پریس پرنٹرز لاہور

قیمت ————— بارہ روپے

30/ ○

مقبول ایڈمی، لاہور

وَمِنْ أَسْمَائِهِ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ — حَطَايَا

..... التَّيْفَاءُ

لِلْقَاضِي عِيَاضِ الْأَنْدَلُسِيِّ

حَطَايَا ای حامی الحرم و محبتی اليهود فی حدیث کتب
انہ علیہ السَّلَام و السَّلَام فی الْکُتُبِ السَّالِفَةِ

مُحَمَّدٌ وَ أَحْمَدُ وَ حَبِيبُ طَا قَالَ أَبُو عَمْرٍَا

سَأَلْتُ بَعْضَ مَنْ اسْلَمَ مِنَ الْيَهُودِ عَنْهُ فَقَالَ : مَعْنَاهُ

يُحِبُّ الْحَرَمَ وَ يَمْنَعُ مِنَ الْحَرَامِ وَ يُعْطِي الْحِلَّالَ .
حَطَايَا ————— مَجْمَعُ الْبَحَارِ

حِیَاط ، حِیَاطَا ، حِیَاطِی ————— آنحضرت صلعم کا نام ہے ۔ اگلی کتابوں

میں ————— یہودیوں نے اس کی تفسیر یوں کی ہے :

کہ حرام کاموں سے منع کریں گے ۔

لغات الحدیث

مؤلف علامہ وحید الزمان

حِیَاطِی ————— محمد کا ایک نام

ف ————— شین گیس

حِیَاطَا ————— الْأَزْهَرِيُّ عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ عَنْ صَاحِبِ

أَنَّهُ قَالَ أَسْمَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ

محمد و احمد و المتوكل و المختار و حياطا و معناه حامی الحرم و قارقلبا
ای یفردق بین الحق والباطل۔

و قال أبو عمرو سألت بعض من أسلم من اليهود عن حياطا۔
فقال: معناه ينجي الحرم و يمنع من المحرام و يعطي الحلال۔

_____ لسان العرب

حیاطی ، حماطیط _____ مِنْ اسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الکتاب السالفة ای حامی الحرم۔

_____ القاموس

۵ کام جس کا ہے امر بالمعروف

و سے جو انسان کو خیر و شر کا وقت

۶ کہتے ہیں محترم و محفل جس کو

۷ حرام کام سے انسان کو روکنے والا!

۸ روکے محرم کو جو محارم سے

۹ جو لوگوں کے ارتکاب معصیت سے

۱۰ بدی سے جو اولادِ آدم کو روکے

۱۱ کر سے تلقین مکارم جو نبی آدم کو

۱۲ جو ہونا نفع حرام کاموں سے

۱۳ یزید الناس عن الآثام،

۱۴ و عن الرجس و الآثام و الحرام

۱۵ حَمَّ طَه

حرام سے جو کرے منع، اے شعورِ جلال!

پناہ گاہِ حرم، صاحبِ جلال و جبِ مال

علی الدوام ہے رحمت، کرم علی الاطلاق

جلال عینِ جمال و جمال عینِ جلال

دُعائے شیخِ حرم، مشرودہ ابنِ مریم کا

غزالِ دشتِ بی سدا، بنتِ وہبِ کالال

خطابِ جس سے ظَا الْأَرْضِ يَا مُحَمَّدُ! کا

مذبحِ بنتِ خویلد ہے جس کی منوسِ حال

لواءِ حمدِ قیامت کو جس کے ہاتھوں میں

ہو اس گھڑی بھی جسے صوفِ خلقِ بی کا خیال

وہ جس کے قدموں کے لمسِ سید کو تر سے

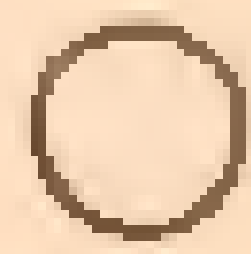
سرِ نبیب و دلِ بوذر و اویس و بلال

وہ جس کے خازنِ وحفِ دمِ بخاری و مسلم

وہ جس کے چاکر و چاؤشِ خالد و اقبال

وہی ہے سرورِ کونین و خواجہٴ ثقیلین
وہی ہے قبضہٴ اشواق و کعبہٴ آمال

سلام بھیجو اسے بِالْعَشِيِّ وَالْآبَاجِ
درود اس پر پڑھو بِالْخُدُوِّ وَالْأَصَالِ!



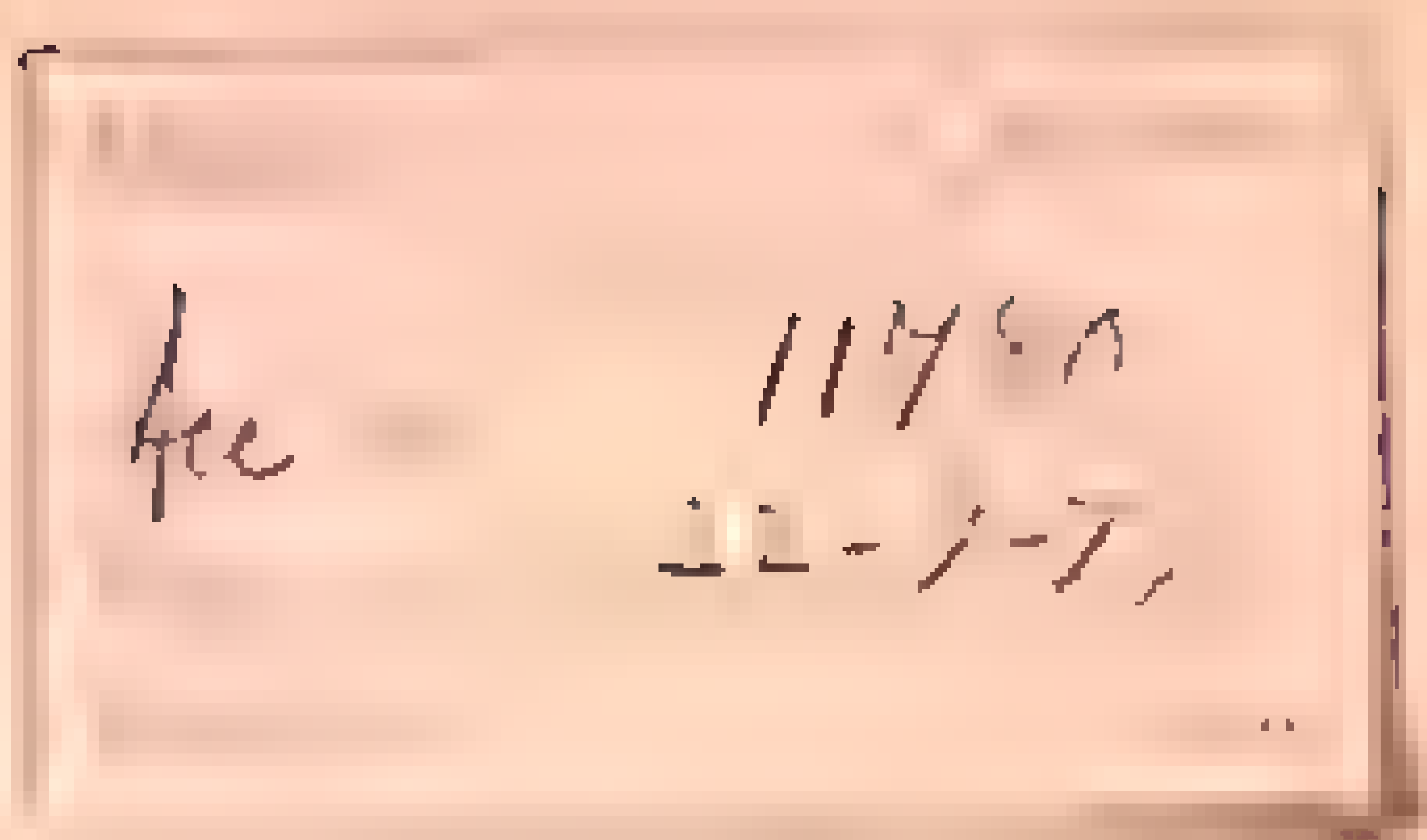
RekhtaDownload.com

فہرست

- ۱۔ اے شمال والے جنوب والے دُورِ واسے صبا! ۱۱
- ۲۔ مہِ دستارہ کریں جس کے نام کی شمرن ۱۵
- ۳۔ غریبِ دروِ مند و سوختہ جاں یا رسول اللہ! ۱۹
- ۴۔ ہے کبھی شغبِ ابی طاب کبھی ثور و حرا ۲۵
- ۵۔ اے جیبِ خدائے بے ہمتا ۲۵
- ۶۔ یا نبی اللہ یا رسول اللہ ۲۹
- ۷۔ نثارِ راہِ پیمبر ہے منکر و فنِ میرا ۳۴
- ۸۔ اے شاہکارِ فکر و فنِ ربِّ ذوالجلال ۳۸
- ۹۔ ہے لقب جس خوش نفس کا مازِ ماز و طاب طاب ۴۱
- ۱۰۔ نفسی نفسی کہیں سب رسول اور تو اُمتی اُمتی! ۴۵
- ۱۱۔ تجھ پر اسے ختمِ رسل ختم ہے پیغامِ بری ۴۹
- ۱۲۔ تو نورِ خدا، خلقِ خدا نورِ ترا ۵۲
- ۱۳۔ انا نبیہِ نبیل، البشر یا محمد! ۵۹
- ۱۴۔ آغشی پکارے تجھ کو اے ناموسِ رب! ۷۲

- ۱۵۔ نوع البشر کا محسن اعظم
۹۸
- ۱۶۔ اک عجبی زمزمہ سرائے محمدؐ
۷۰۹
- ۱۷۔ بڑھ کے ہے شمس و قمر سے تاب محمدؐ
۱۱۳
- ۱۸۔ کس کو ہے ادراکِ وارداتِ محمدؐ؟
۱۱۴
- ۱۹۔ غایتِ غایات ہے منور محمدؐ
۱۱
- ۲۰۔ میری صلاحیتیں نثارِ محمدؐ
۱۱۶
- ۲۱۔ کیوں نہ ہو مقبول التماسِ محمدؐ
۱۱۹
- ۲۲۔ عیدِ دل و دیدہ ہے جمالِ محمدؐ
۱۲۱
- ۲۳۔ کالوں میں رس گھولتا ہے نامِ محمدؐ
۱۲۳
- ۲۴۔ حق سے ہم آہنگ ہے زبانِ محمدؐ
۱۲۶
- ۲۵۔ ناسخِ ادیانِ کل ہے دینِ محمدؐ
۱۲۹
- ۲۶۔ کون نہیں طالبِ پناہِ محمدؐ
۱۳۲
- ۲۷۔ رکھتی ہے بے تاب آرزوئے محمدؐ
۱۳۵





اے شمال و اے جنوب و اے دہلی و اے صبا!
 مشن بہت پھیلی ہے خوشنوائے نثار دلربا
 کینہی اس خیمہ کامیوں جس پر چوینتا مشن تاب
 کیسے اس آسے موند کوٹے آمینت؟

لکے کرتے ہیں ثنا جس کی ستارے نچنے کے
 آخر شب بچہ کو بھی یارب بچلے اس کی دیکھا

انفس و آفاق جس کے نور سے ہیں مستنیر
کہکشاں اک نقشِ پا جس صاحبِ معراج کا

وہ قدم رنجہ کرے میں فرشِ پا اندازِ ہوں
وہ ادب گاہِ ملائکہ، انس و جن کا مُقتدا

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَبَّيْكَ دَعَاكَ كَيْ
يَهْمِي شَهْرٌ وَوَرَأْفَتًا وَكَأَلْ يَهْمِي

چاند و نوکر سے ہوا سو سچ چلا اُسے قدم
اس کے فرمانِ محبت سے کسے تابِ ابا؟

بے سہ و ساماں پہ کھولا اس نے رازِ کُن نکال
اس نے قومِ سوختہ کو قلم سے زندہ کر دیا

خالِدِ بیچارہ و ناکارہ و منگِ انا مہ

ہے ازل سے اس کے پیرِ لم یزل میں مبتلا

کون ہو اس کی نگاہِ کارِ شرم کا حریف؟

وحیِ ناطق کی ستائش کا ہو کیونکر حق ادا !

لذت دیدارِ خوباں ہے بسترِ راحت
 میری مدد سے سے باب ہے درجِ معطفے
 کس زباں سے شکوہ اذرو و لتگی کروں؟
 اس زباں سے جو ہے راعلمِ مجتبیٰ و فنا!
 اس زباں سے کیسے ممکن ہے ثنائے دیگران
 چکھ چکی اک بار جو نعت نبی کا زائنتہ؟
 اس طرحِ مجتہدِ کلم مجھ سے ہوتا ہے سرور
 آشنا سے گفتگو کرتا ہے جیسے آشنا
 حسرتِ عرضِ ثنا کو بلا رختِ بیاں
 قصہ کو تا ہی قسمت بنا حرف و نما
 کعب و ابنِ ثابت و ابنِ رواحہ کی طرح
 ہو گئی مجھ کو بھی توفیقِ شفا خوانی عطا

ہر طرف جلوہ ہے تیرا ہر طرف تیرا پہر
 اکمِ اعظم ہے ترا اسمِ اے امہ انبیا!

کس سے نسبت دوں تجھے کس سے تجھے تشبیہوں؟

اے کبیر کہہ یا! اے رحمتِ ہر دوسرا!

تیرے پاس آیا ہوں کشلول گدایانہ لئے

کر غیبِ شہر کی حاجت روا، اے بادشاہ!

ہے یہی فیہِ ذرِ بختی ہے یہی خوش طامعی

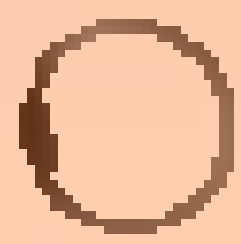
بندِ حُزن و خوف سے آزاد ہے بندِ ترا

راہِ اذیت میں جزا ہے فنا ہوئے نہیں

کشتگانِ عشق کا غم ابد ہے نول بہا،

ابد مرنے کے مے میرا سخن باقی رہے

اے حبیبِ خالق اَوَّلُ اِسْمِ بَہک!





مہ و ستارہ کریں جس کے نام کی تہ ن
 اسی کے دم سے فرزاں ہے یہی شمع سخن
 اسی کی ضو سے منور فراحت نئے دم
 اسی کی لوت سے شبستان زندگی روشن

اسی کی موج تبسم بہار لالہ و گل
 اسی کا طرز تکلم نوا ہے مرغ چمن

صبا کو مست خرامی سا کھائی ہے کس نے!
وہ طبقہ خوار ہے کس کا غزال و شت ختن!

وہی ہے روحِ زمانہ وہی ہے جانِ بہاں
نہ جس کا کوئی قبیحہ، نہ جس کا کوئی وطن

سُنائی جس کی بشارتِ مصلح کا ہن نے
صدائے جس کی غم نے ستر و علن

خبرِ کرب و سہم و ظلم و عنسیاں کو
اَنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ! بَعَثْتُ مَرْثَیَّةً

خدیجہ و ورقہ رمزِ آشنا جس کے
سنا بخاشی نے ہجر سے جس کا ذکرِ حسن

بے جو نویدِ سیح و وعائے ابراہیم
بے جس کے طورِ تنجائی کی سورج ایک کمن

گو ادنیٰ جس کے بیا کا خزانہ بن ثابت
تھے جس کے مدح سے اس کے بدترین دشمن

۱۔ اس میں تسکینِ اوسط کا عمل ہے۔ یہاں تو یوں بھی چھہ سکتے ہیں: ہوں میں خدا کا پیہر

خطاب جس سے کریں لوگ کسے: اُنظُرْنِی! سلام بھیجے جسے ربِّ قادر و ذوالمنن

نہیں پہچہم مگر سایہ آنسوئے افلاک
مقیم غارِ حِدا، یکہ تازِ چرخ کہن

تسے مجھ کو تو باندھے جو پیٹ پر کھنجر
ہے داغِ لالہ شاداب، ثاقہ مست بدن

بِرامِ شَدَا، اَدَمَ صَحَابَ حَشْوہ لَیث

نہ آشنا ہوئے لذت سے جس کے کام و دہن

جو اپنے ساتھیوں کے پیچھے پیچھے پلتا ہے
غبارِ راہ سے جس کا آئنا ہوا دامن،

جو یارِ غار کو پا کر اُداس کہتا ہے۔

ہمارے ساتھ ہے پروردگارِ الٰہ تعزٰی۔

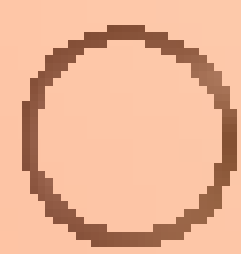
ہجومِ فتنہ ہر اسان نہ کر سکے جس کو

نہ آئے تنگی دل سے جہیں پہچس کی شکن

ہو کیوں نہ خامۂ تہذیب نفس کا اس پر
وہیں جس کو فرحت و راحت ناز و نعمت زن

کیا اسی نے شناسائے رازِ مرگ بکھے
اسی نے مجھ کو سکھایا ہے زندہ رہنے کا فن
وہ شاہِ ہر دوسرا، صاحبِ قنصیب و لوا
شناسے جس کی ہے عاجز زبان شعر و سخن
کہوں: لَآ نَتَّ احِبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی !
پر رغبِ حُسن سے ہے دم بخود لبِ الکن
ہے یہ اس آدمِ یزداں صفت کا ذکرِ بیل
میں نامِ لوں کبھی جس کا نہ ہے و نوا و با

کلیم و ادنیٰ امین اسی کا جو یا مکتا
اسی کی ثمالِ عجب العجزِ بزرگوں ہے لکن !



غیب و دردمند سوختہ جاں یا رسول اللہ!
 میں خالہ جوں ترا ادنیٰ شنا خواں یا رسول اللہ!
 سخن میرا مستحون با تمہا ہیست شہ نہ یا
 بنامہ شاد نمازک خیالوں یا رسول اللہ!

گرد کسوں زبان کی رفتہ رفتہ طبع مہرور نے
 تمنا نکست کا سبب حرف پریشانی یا رسول اللہ!

گزار می ہے شہستانِ ہوس میں زندگی میں نے
پیشیاں ہوں پیشیاں ہوں پیشیاں یا رسول اللہ!

تنِ آساں، ناتواں، آلودہ داماں، بے سُر ساماں
میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلمان یا رسول اللہ!

فسوں آمیز باتوں سے خمار آلود نظروں سے
دل سادہ کو بہکاتے ہیں خوباں یا رسول اللہ!

رہے نامحرم و نا آشنا باوصفِ یلجا فی
دماغِ مکتہ سنج و قلبِ ناداں یا رسول اللہ!

نکالائو نے میری جان کو پاتال کی تہ سے
ہے نسلِ بقدر نسلِ تیرا احساں یا رسول اللہ!

جو مجھ کو زندگی دی ہے تو اب پابندگی بھی دے
ترا ہر لفظ ہے تقدیرِ بزیواں یا رسول اللہ!

ہو میرا شمعِ مسداق، نَفَقَتْ فِیْہِ مِنْ رُوحِی
رہے یہ شمع بجھ کر بھی فروزاں یا رسول اللہ!

ہو تیرے ماسواکس سے توقع دستگیری کی؟
 ہے مردانگن مئے سرعوش عرفاں یا رسول اللہ!

محبت حسن سے کرتا ہوں آزادی پہ مرتا ہوں
 تپش دل کی ہے رزقِ چشم حیراں یا رسول اللہ!

ہوں تیرا بندہ تیرا بردہ، بیٹا تیری باندی کا
 بیاں کی منزلیں کر مجھ پہ آساں یا رسول اللہ!

پراگندہ کیا ہے اس کو خواہش ہائے بھانے
 عطا کر دل کو اطمینانِ امیاں یا رسول اللہ!

تری رحمت کے دروازے کھلے ہیں ہر کہ و مر پر
 ہے تو و امدانیں مستمداں یا رسول اللہ!

وَ اَنْتَ الْكَافِي لِلْغَيْظِ وَالْعَافِي عَنِ النَّاسِ
 سہاں نالوں میں تو ہی کامل انساں یا رسول اللہ!

تو خورشیدِ بحر، تو بذرِ کامل ہر ادا تیری
 نگاہیں ہنسک آگیاں غنبر افشاں یا رسول اللہ!

صراطِ مستقیم و نجمہ شاقب سے لقب تیرا
ہے تجھ پر ختم ہر العاصم و برہاں یا رسول اللہ

ہے تیری خاکِ در کحلِ جوابہ سے کہیں بڑھ کر
ترے درِ یوزہ گریں میر و سلطان یا رسول اللہ

تیری حلقہ بگوشی نازشیں اکلیل و انسر ہے
معبت ہے نری معراجِ انساں یا رسول اللہ

ترے طاعت گزاروں کو خدا محبوب رکھتا ہے
لطیفہ ہائے پنہانی لے قریباں یا رسول اللہ

نظرِ نیاز کی جیسے پڑے تیمار داروں پر
بہت تکلیف میں ہے نوعِ انساں یا رسول اللہ

رعایا سے کہے راعی: فلا کیل نکم عندی
بھڑک اٹھا چراغِ زیرِ واماں یا رسول اللہ

عزیزِ خاطر آشفۃ حلال کون و نسب ہیں
ترے دیوانے پکڑیں کس کا واماں یا رسول اللہ

سفینہ ہے رواں اپنا مگر آیتان مؤمنان
کہیں پیدا نہیں منزل کا عنوان یا رسول اللہ!

کتا سیلاب ہے تیرہ شہی ہے پیشِ افغانی ہے
نہیں دشمن، اندوگردوں گرواں یا رسول اللہ!

کہاں تا نفس ٹھہرے مقابلِ برق و باران کے
ہلائے بے اماں ہے موجِ طوفاں یا رسول اللہ!

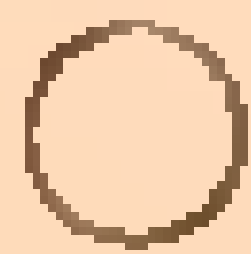
بہرے کا زخمِ زلت کب ترقی دریا مذہ امت کا
ڈھلے لی ب تھر میں شامِ حرام یا رسول اللہ!

نوا ہے تہک اس پر ہر طرف سے عذرِ مستی
یہ بختی نے پورا ہے گرمیاں یا رسول اللہ!

نہ دعویٰ ہے کناہی کا، نہ شکوہ کم نکاہی کا،
ہے عینِ شرمساری چشمِ گریاں یا رسول اللہ!

کرم نے تیرے بخشا حوصلہ عرضِ تمت کا
دگر نہ میں کہاں کاموں سنجداں یا رسول اللہ!

کہاں بوسیری و حسان بن ثابت، کہاں خالد!
نکا ہے برمن نکر۔ نیا کاں یا رسول اللہ!





ہے کبھی شغبِ ابی طالب، کبھی ثور و حرا

واقف اسرارِ خلوت کون ہے اس کے ہوا

کی کلیم طور سینا نے اس سے گفتگو

ہیں نشان راہ ہر منزل اسی کے نقش یا

اسکو کہتا ہے محمد نطق عبد المطلب

ابن مریم نے اسی کو ائیمہ احمذ کہا

ہے دہی علامۃ اُمّی تقدیر ، تا موسیٰ رب
ہے سراپا قہر آدم جو کلام کبریا

جو کہ . لَا اسْتَطِيعُ اَنْ اَدُوْرَ بَشِيْكُنْ
اُمّہات المومنین سے وہ مجسم التقا

ہے روا اسکی حیہ غیرت ہے اسکا پیر بن
سَرَّ اُبْتُ فَرَقِيْذُ قَطُوْرَ شَہاوْتِ غَالِشَہ

زمت اسکا یس بالعبانی و یس بامہین
دستدار و غمناک و رومند و بے نوا

اس سے بڑھ کر بھی کہیں ہے پاس خاطر کی مثال
قَدْ اَجْزَفْنَا مِنْ اَجْزَیْتِ اَمْرِ اِلٰہِی سے کہا

تہ ازل سے بندہ پرور اس کا فیضان نظر
تہ ابد تک دو نگہبان یتیم و از بلہ

جس سے نکل جملہ تیشا لکھ اس منہ میں خاک

مٹنا خواست کا بیوی لی لہر لہر تیشا پیدا

آرزوئے دیدِ شاعریہ زبانِ شاہ پر
وہ واہ و اہواز و اعزاز کا نام مستتر ہے

حاضر و غائب دل عاشق حضور ہی میں رہے
آفرینش سے بھی پہلے اس پہ میں عاشق ہوا

دیکھیں پھر کب نعمت دیدار جاناں ہو نصیب
چرخِ نامنجا رختے پھینکا ہے سنگِ تفرقہ

جنش لب کی نہیں محتاجِ روحوں کی زباں
ہیں کلام اس سے کروں بے تر حبان و واسطہ

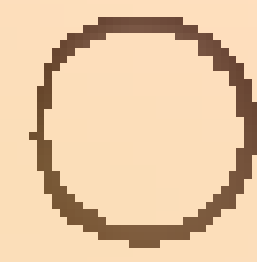
کس طرح عشقِ دہوس میں ٹھینچیں خطِ تیار
ہر کس و نا کس بنا ہے زمرہ سنج و ف:

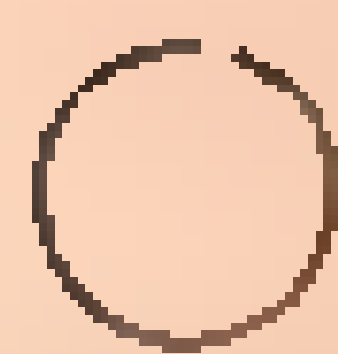
گو اَبو تمام کی مانند ہیں قسمتِ مہربوں
پر زباں پر ہے پیامِ ہر استذکر و فقرِ آن کا

حرف ہے سرِ پایہ میرا، سوزِ ستِ دولتِ مہربی

نامِ فرزائوں کی محفل میں ہے دلوانہ مہ

میرے سائے زمرے میں اس صدا کی بازگشت
 جس صدا کے لحن ہیں شاملِ بے تمنزی خدا!





اے حبیبِ خداے بے ہمتا!

لا شَرِيكَ لَكَ وَلَا نِدَا

سایہ پرور و گار کا تجھ پر

مَحْنٌ لَا نَعْدِلُ بِكَ شَيْئًا

کون تیرے سوا مُنْفِقِسِ غم ؟

أَنْتَ مَوْلَانَا، أَنْتَ سَيِّدُنَا

وَجَهَاتٍ كَانَ قِطْعَةً قَسِيرٍ
نہِ قاراں سے جو طُسوع ہوا

صیقلِ غرضِ زمان و مکاں
تائشِ طلعتِ جہاں آرا

كُنْتُ شَهْمًا وَأَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ
کوئی ہوگا نہ دلربا تجھ سا

اے شبستانِ اُنفس و آفاق!
ہو مُنَوَّر کہ نورِ آپہنچا

بیتِ معمور کی قسم مجھ کو
زادِ راہِ وفا ہے دردِ ترا

رس کے ماتے کا من سدا آند
ذہبیاں ہو نشاطِ نظارہ

کس نے دیکھا ترا انورِ لمِ روپ!
باہر و زائرا سے ابوالزمراء!

ہیں حروف مقطعات تمام
اسمہائے نبی بے ہمزہ،

تو سرو برگِ جسدِ موجودات
کوئی ہوگا نہ بے نوا تجھ سے

تو نے کھایا نہ پیٹ مجھ کے کبھی
اور اکشر تو گھر میں فاقہ رہا

وَمِنَ الْجُوعِ بَطْنُكَ مَغْنُوبُ

جدا سے رسول ہر دوسرا!

اسے قلیلُ المتاعِ ورثِ البیت۔

اسے سہرا پا سنا و استغنا!

مَا أَكَلْتُ عَلَى خَوَانٍ قَطُّ

عجز سے فرشِ ناک پر بیٹھا

تیرے قدموں میں ٹھو کریں کھائے

تاجِ مشرقِ سکندر و دارا

تھامے رُوحِ الْقُدُسِ رِکابِ تری
وہ شَدِیدُ الْقُوٰی و ذُو مِسْرہ

تَحْمِلُ الْکُلَّ یُکْسِبُ الْمَعْدُوم
رہن ہے تیرے پاس دل میرا

أَحْزَمُ النَّاسِ أَنْظَمُ بِلَفِظِ
کون کونہیں میں مشیل ترا؟

تیرے کہنے پر یا اَمِینَ اللّٰہِ
لات و عَزّٰی کو ہم نے چھوڑ دیا

أَيُّهَا النَّاسُ ! اسْتَعُوْا دَعْوَا
مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ

یا مُحَمَّدُ ! فِی الْأَمْرِ شَاوِرُهُمْ
تو نے بے جان کو کس گویا

بخشی خدام کو خداوندی

زید کہلایا : اَنْتَ مولانا!

حُكْمُكَ الْعِذْلُ ، قَوْلُكَ الْفَصْلُ

نام تیرا دوا ہے ذکر شفا

عِنْدَكَ رَقِيتِي وَ تَحِيَّاتِي

میں مریضی اور تو مسیح مرا

شبِ فرقتِ دراز ہے لیکن

دل ہے امیدِ فوجِ پر زندہ

اے رواجِ بخشِ کتب و بوحیری

کر مجھے بھی کوئی نشانِ عطی

قیس ہوں دشتِ نجد کا میں بھی

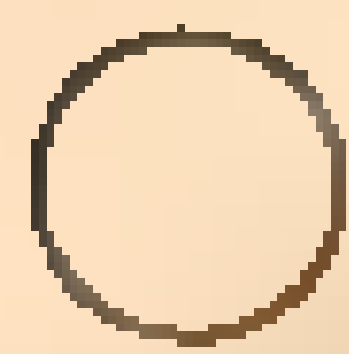
ہمقراں ہوں قرونِ اولیٰ کا

مرحمت کر لسانِ صدق مجھے

زِلَّت و فِئْت و مسکنت سے بچا

چیز تر سے کہیں کا آسرا مجھ کو

اے غریبوں کے بلجا و ماویٰ!



یا نبی اللہ ! یا رسول اللہ ! !
 حامد و محمود و احمد و آذاد !
 صبحِ ازل سے بہشتِ امکاہِ ابد
 ہے تیری یکیتائی کا زمانہ گواہ

تیرے کمالات کا شمار نہ حد
 تیری فتوحات کا کنارہ نہ تمناہ

ہے قدیم صدق کی خبر کس کو
کون ہے تیرے مقام سے آگاہ؟

بزدے تری بارگہ کے قصید و جم

دڑے تری رہگذر کے ہمد و ناہ

تو ہے سرسگراں کی تکیہ گاہ

تو ہے دلِ دربدن کی بے پناہ

منزلِ شوق و مرادِ مشتاقاں

حاصلِ فزائے بہتِ کوتاہ

شاعرِ آوارہ گرد و ہرزہ نورد

ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے شہر کی راہ

بے سرو ساماں کی دستگاہ ہے تو

میں ہوں کہیں و کہیں تو غائب

تیرے کرم کے سہارے بہتیا ہوں

میں ہوں غم اند و خستہ نوشا بنشاہ

تیری تمت ہے جستجو ہے تری

مجھ کو نہیں آرزوئے ملکوت و جاہ

اک بگر آشوب آہ سینہ تاب!

اک گلو افشار نالہ جانکاہ!

تیرے در فیض سے ملی مجھ کو

مُحَرَّمی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

تُو مُتَوَكِّل بھی ہے وکیل بھی ہے

یا صغی اللہ! یا حبیب اللہ!

بات بڑی اور متہ مرا چھوٹا

تیرے مراتب کا ہوں ترقی خواہ

اسے سے خوش ناز ہے یہ عرفی نیاز

اک غلط انداز نسیم باز نکاہ

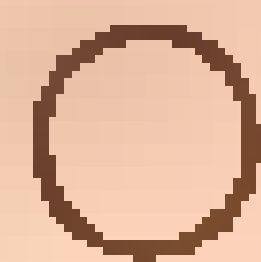
کون جو تیرا چمکا سکے احساں؟

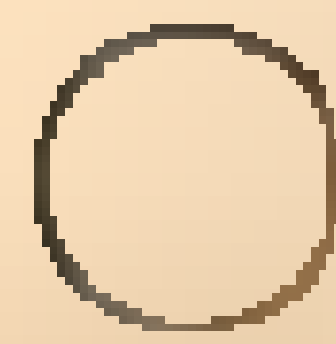
حق ہو ادا تیرا کس سے خاطر خواہ؟

دے کے مجھے اذنِ زمزمہ سنجی
کس نے مرے دل میں پھونکی تیری چاہ؟

میں شبِ دیجور تو سرِ دروغِ سحر
ثاکِ پراگندہ میں، تو غمِ ماہ

تیری ثنا اور رُسیہ خالدا!
یہ بھی ہے توفیقِ حق و عونِ الہ!





نثارِ راہِ پیمبر ہے فکر و فن میرا
 میں عندلیبِ نوازن ہوں وہ چمن میرا
 ازل سے ہم میں ہے اک فصل و وصل کا رشتہ
 میں اس کا آہوئے رم خوردہ وہ ختن میرا

جہاں سے راستہ فردوس کو نکلتا ہے
 وہی ہے اے مرے اہلِ وطن! وطن میرا

رسول باز پس ہے مگر نخستِ رسل
ہے اس ذکر سے پُر انگبیں دہن میرا

لاذو مول و معتقل، معاذ و کف و کف
الین ربّ مہین ہے مؤمن میرا

پکارتا ہے خدا جس کو "عبدِ ثا" کہہ کر
وہی ہے اَشْهَدُ اَنْتَ مُحَمَّدًا میرا

بغیر اس کے ہیں تنہا ہوں نامکمل ہوں
ہے وہ ندیم نو و ہمد کہن میرا

اسی کی ضو سے ہے ظلمات کُن فکاں و شن
اسی کی لو سے ہے سینہ کرن کرن میرا

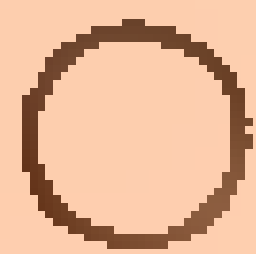
اسی کے پاس گرو ہے مرادِ بے قید
اسی کی یاد میں رہتا ہے من مگن میرا

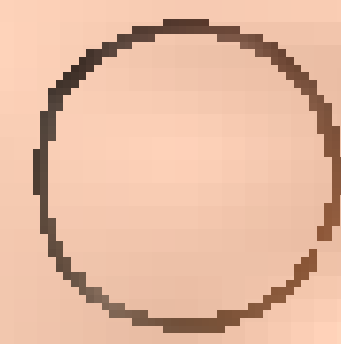
کفنِ حُشور کا دو چاریں حُشور کی تہیں
سے گاتا رگ سناک سے کفن میرا

میں مُشتِ خاک ہوں مرنا مرا مقدر ہے
دُعا ہے زندہ رہے حشر تک سُخن میرا

بہم ہیں مجھ میں گراں جانی و سبک رُوحی
کہیں فریبِ خودی ہو نہ حُسنِ ظن میرا
الاؤ دل کا بھاؤں اگر تو کس شے سے
ہے بادہ شیشہ گداز و سبوشکن میرا
زبورِ غم کو پڑھا ہے ورقِ ورق میں نے
سوادِ حرف سے روشن ہے تن بدن میرا

حریفِ نعمتِ پیمبر نہ ہو سکے کوئی
و فورِ عجز سے ہے سر بہ سجدہ فن میرا!





اسے شامگار فکر و فن رب ذو الجلال !
 آئینہ جمال ہے تو مشہد کمال
 تو عارف بعیر ہے مستبصر خیر
 اسے شاہد و مشاہدِ انوار لایزال !

تو صاحب المقام ہے تو صاحب القدم
 ہمتا ہے کوئی تیرا نہ تیرا کوئی ہمال

تو صاحب انقصیب ہے تو صاحب اللہ

تیری کوئی نظیر نہ تیری کوئی مثال

تو صاحب المہر او ہے تو صاحب العنا

تیرے کمال کو نہیں اندیشہ زوال

تو صاحب الارض ہے تو صاحب الروا

سفیان بن دکیع سے سنتے ہیں تیرا حال

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا فَرَّحَ غَضَّ طَرْفَهُ

دیکھنا نہ ہم نے ایسا کریم سخا سکال

احصا محال تیری صفات و نعوت کا

کس کو نصیب محرمی پردہ خیال؟

جھڑتے ہیں بچپول لعل میں سے دم سخن

ماہ تمام چہرہ ہے ابرو خشم ہلال

تیری صفت ہے لَبِيقٌ بِقِطٍّ وَلَا غَلِيظٌ

ہے قامت و خلق میں سراپا تو اعتدال

ہے نو بہار گردِ رہِ کارِ رواں تری
مینارہ نور کا ہے تراخیمہ جمال

كُنْتَ تُدَاعِبُ الرَّجُلَ أَنْ تُسَدَّهُ
تو نے ابھلے سے غفلتِ انساں کے خدخال

هَذَا الْآسِيبُ جَاءَ رَضِينًا بِحُكْمِهِ
ہم نوید کہ نہ سکنے کا ہے آج تک ملال

اک نیشم التفات ہے سرمایہ حیات
بے چرخ ہفتیاں ہیں تیری صفِ نعال

کرتا ہے ہجرِ آتش الفت کو تیز تر
بیخبر ہے مقدمہ فرقت و وصال

دل مضطرب ہے طائرِ پرند کی طرح
ما آشنا زمانے ہیں کون آشنائے حال؟

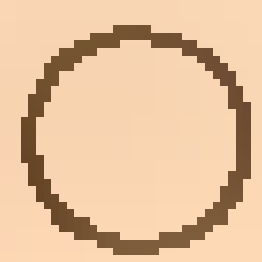
بادِ چمن سے دفنہ کل ہے ورق ورق

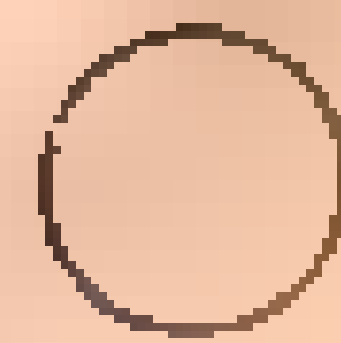
کرتے ہیں خوشخرام مزید اس کو پائمال

اقصائے بحر و بر میں ہے آوازہٴ فناد
 پہنائے خشک و تر میں ہے بنگامہٴ جدال
 زادِ سفر ہے طائفہٴ درد مند کا
 ذکرِ سحر، وظیفہٴ شب، اشکِ انفعال
 دل میرا آشیانہ ہے سیمرغِ عشق کا
 ہیں عشقِ بے زوال ہوں تو حسنِ لایزال

ہو ایک بار مچھر تری رحمت سے رحمت

صدق لبِ ابو ذر و سوزِ دلِ بلا ل!





ہے لقب جس خوش نفس کا ماؤماز و طاب طاب
 اترمی جس اُمّی پر بام عرش سے اُمّ الکتاب
 وہ مُقَفّی مکتفی نکئی تہامی اَبَطْحٰی
 ذکر جس کا مرہم زخم و سکونِ منظر اب

صاوق و صدق و مسترق، نور و مصباح و سراج
 جس کو بختِ شاقی نے ختم المرسلینی کا خطاب

جس کو خالق سے ملی خیر الخلاق کی سند
رُوحِ عرشِ بریں جس سے جہانِ خاک و آب

عکسِ مبہم جس کے حُسنِ تام کا بدرِ تمام
پر تو نقشِ کعبِ پا جس کا قُصِّ اُفتاب

سیدِ المُتَعَفِّرین ، سیدِ المُتَقَرِّبین

اس کو پہچانے وہی مَن عِنْدَهُ عِلْمُ الْکِتَاب

اس کی عظمت ہے مدو جزیرِ زماں سے بے تیا

اور آرائش سے مستعنی ہے اس کی آبِ تاب

بِمُفَضِّلِ فاضلِ پناہ و مِمْتَلِ کمالِ صفات

شہرِ یارِ علم و عرفاں صاحبِ فصلِ الخطاب

ما شَرَّ عِلْمِ الْبَاقِیْنَ و کاشفِ عِلْمِ الْبَاقِیْنَ

واحدِ حقِّ الْبَاقِیْنَ و شادِ حُسنِ الْمآبِ

جس کا مرکب ہے بُراقِ بدرتہ رُوحِ القدس

کہکشاں جس خواجہ گہباں کے خیمے کی طناب

اس کے پیرا بن کا ہیں مجھ و معالیٰ پود و تار
 دم بخود کیوں ہو نہ دنیا انا شے عجب
 کس سے ہو اس کے مقامات و محاسن کا شمار
 آج تک کس نے کیا بارش کے قطروں کا حساب
 ماہ سیماء لاله روم و مرغولہ موجبس کے امیر
 دم بھرے جس کی غلامی کا شمیم مشکناں
 امم ہانی فاختہ بنت ابی طالب سے پوچھ
 یہ پسینے کی ہے نکبت یا کہ خوشبوئے کلاب
 اے اجل سرعت نہ کر، اے عمر مستعجل نہ ہو
 ساعت وصل نگار دستمال ہے دیرباب
 دل مرا کہتا ہے وہ اک روز واپس آئے گا
 یہ عقیدہ ہے مراؤ اللہ اعلم بالصواب

حشر میں کس منہ سے خالد سامٹ اس کا کروں
 ہوں خجالت سے نگوں، کینتنی گنت تراب!

رہتی دنیا تک کیا اس نے در الہیہ ام بند
آئے گا وقتاً فوقتاً گر چہ نالوں کا جواب

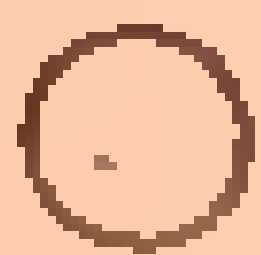
نامہ و منصور و مستنصر غیاث و غیث و غوث
گروش و وراں کا نباض و یقیب انقلاب

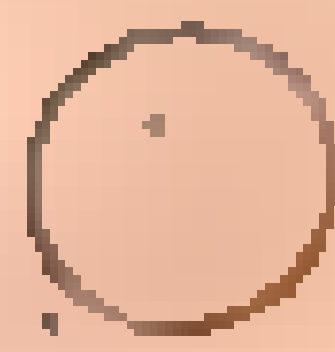
جادو پیمائے دیار آگہی بے سنگ و پیل
لائے جبریل امیں بھی ہمر کا بی کی نہ تاب

کلمہ پڑھتے ہیں ملائکہ جس کا وہ روح القدس
صاحب سلطان و برہان و دلالات و خطاب

ہر گھڑی ہر لحظہ رہتا ہے وہ میرے سامنے

کیا کہوں یہ عالم رو یا حقیقت ہے کہ خواب !





نَفْسِ نَفْسِ کہیں سب رسول اور تو اُمّتی! اُمّتی!

قَوْلِ فَنَسِيلِ سَہ تیرا، اَنَا الْعَاقِبُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِي!

تیری مدتِ ژنت ہیں زباں کو تکلم کا پارا نہیں

اُسے نزاری، حجازی، تنہا می، مُتَعَنّی، مُزِکی، زکی،

جانِ بیتِ وحرم، اُسے حمیلِ اَشِیم، اُسے شِیْنَعُ الْأُمَم

کُوْمِ مُتَقَدِّس، مَطْلَعُ مُنْطَلَق، مَنُورِ سَبِّ اُسے اَبْطَحی!

ساحبِ قبابِ قوسین و معراج و تاج و براق و علم
لکھی کلک ازل نے تھے نام کو نین کی سروری

تو ہے غزیرِ تو ہے فخرِ عجم، عینِ خود و کرم
اے خطیبِ اُمم، رانی و شانی و کافی و مکتفی!

تو کریم و مکرم، منتِ دم، تو عنوانِ لوح و قلم
تو اجیر و شہید و شہید و وجہ و نصیح و نچی

صاحبِ السیف و عینِ انجم و مطیع و مطاع و قسّم
سابق و سائق و حق و منزل و مشنر و مقفی

تو ہے کہفِ الوری، تو ہے صدِ علی تو ہے نورِ الہدی
تو ہے بدرِ الدجے تو ہے شمسِ الضحیٰ، کیا خفی کیا علی!

مستطیع، محبت، مستحق، اوی، ہدی، ہدیہ ہدی
صالح و مسلح و سید المرسلین و غفور و ولی

تو زوفا و رحیم و کلیم و حریص غلب کرم بھی تو
تو مجیب و مجاب و سکین و مبین و متین و قوی

تو ہے مشہور و مأمون و موصول و مختار و بر و بر

تو ہے بالغ مبلغ قوی مطیب معنوج و صفی

تو ہے اکلیل و جبار و مدثر و خاتم الانبیاء

تو مذکر، مُبَشِّر، مومِن، ہشیر و نذیر و نقی

تو ہے مصباح و مفتاح و ذو فضل و ذو عز و ذو ثلث

تو ہے یسین و السین و لذ و حید و احد و ثقی

اذل و آخر و ظاہر و باطن و اُمی اولیٰ امیں

تو قریب و منیب و اریب و امام و حکیم و حنفی

تیرے بارے میں ارباب رائے نے ہر ورہیں یہ کہا

وہ حبیب خدا ہے، *هو صفوة الله من خلقه*

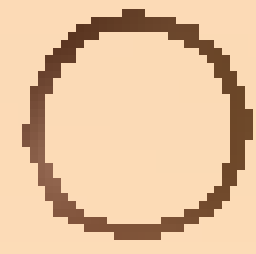
نام راہ طلب کا و ناداری و استواری کا ہے

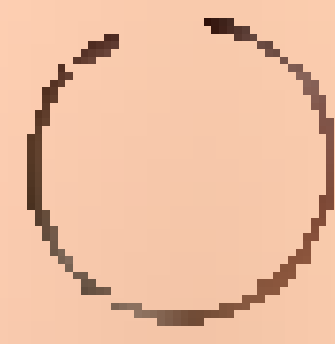
ہے علیکم بدین العجائز کی رمز نہانی یہی

نقشبہ ابن ربیعہ ہو کیونکر نہ مسیری طرح دم بخور

جو کتاب میں تجھ پہ اتری نہیں مثل اس کا کوئی

یونہی آواز دیتا ہے خالد نواحِ مدینہ مجھے
جس طرح آئے کوہِ ندا کی صدا یا اخی . یا اخی !





تجربہ کے ختمِ نسل، ختمِ سب پیغامِ بی

تیرے بعد آئے کائناتِ شہزاد کوئی بی

ہوئیں لمحہ صفتیں نغمہ و زہد کی

شامل صلۃ الوحی ہے بانگِ حسری

”مرحبا سیدِ مکی، مد فی العسری !“

دل و جہاں پاؤںِ فدایت، چہ عجب خوش بختی

صاحبِ حدیث و قدیم، مالکِ اکیسل و علم

ہے ترے زیرِ نگین مملکتِ لوح و قلم

تیرے آثار و شمائل کا نیانتِ عالم

تائش ویدہ شوق و پیشِ دل کی قسم

”من بیدل بجمال تو عجب حیرانم“

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوائعجبیٰ

منظرِ زندہ جاویدِ نوا میں خدا

تجھ پہ ہر سلسلہ کن فیکون ختم ہوا

ابد اللہ ہے تو فرد و وحید و یکتا

دستِ صانع سے ہوا تیر نہ ثانی پیدا

”نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را“

بہت دراز عالم و آدم تو چہ عالی نسبیٰ

ٹوٹ جائے نہ کہیں زہدِ ریائی کا بھرم

زنگِ آئینہٴ دل سے ہوس جاہ و حشم

تجھ سے خواہاں ترشتم ہے مرادیدہٴ غم

ہوں ستم ویدہٴ غم، کر نگہِ چشمِ کرم

”نسبتِ خود بہ سگتِ کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبتِ بگ کوئے تو شد بے ادبی“

رقِ منشور بھی تو، تو ہی کتابِ مسطور

یہی بعثت سے مہتی تکمیلِ مکارِ م منظور

تو نے دنیا کو کیا ذکر و بیاں سے معمور

اور زندانیِ ظلمت کو دیا تحفہٴ نور

”ذاتِ پاک تو چہ در ملکِ عرب کرو ظہور

زماں سبب آمدِ قرآنِ بربانِ عربی“

محر و شام منسبیں اہل مزارات کے غمیں

ہر مَقْبَرِ چہرِ نَخِشْت سے برآمد کرے دُھیں

رُخ معنی پرشکن، جامۃ الفاظ میں چرس

رنگ بے رنگ ہے صورت بہیں احوال پیریں

”خاصیائیم زمانہ کی اعمال پیریں

سوئے ماروئے شفاعت یکن از بے سببی“

اے کہ تو خاصۂ خاصانِ خدائے اکبر

اے کہ تو بَدْرِقۂ بحر و بر و جن و بشر!

و سے صدا کس کو یہ نر یا دی نفسِ تیرہ جگر!

اپنے دیوانہ مسکین کو فراموش نہ کر!

چشمِ رحمت یکشا سوئے من اندازِ نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی مَظہبی!

ہے ترسے نامِ دلارام کے تابع ہر نام
 تو ہے سردارِ رولاں تو ہے بلیوں کا امام
 ہے خداوند سخن تیرا خدا و کلام
 جس کے فیضان سے ہیں ناطلم و ربند و وام
 ”نخل بستمان مدینہ ز تو سبز مدام
 زال شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں طہی
 روز افزوں ہیں تر و خشک میں تیرے اثرات
 کیوں نہ ہو، میں ترسے اقوالِ خدائی کلمات
 پکڑے دامن ترا جس کو ہو متناہے ثبات
 ہے یہی جاوہر منہ نزل نقوئی و نبات
 تاہم تشنہ لبانیم و توفی آب حیات
 لطف منہ مرا کہ ز حدی کز رہش نہ ہی

تیرے کوچے ہیں فرشتوں کا طلایہ کرے گشت

نارے دارے ترے سر سے فلک زریں طشت

زناں فر دوس بریں موجِ نفس سے دروشت

نقشِ پابست کمرِ گرہ طاسِ مم بشت

تنب معراجِ عروج تو ز افلاک گزشت

بقائے کہ رسیدی نہ رسد بیچ نبیؐ

کروں پیکوں سے ترے رونے کی باروب کشتی

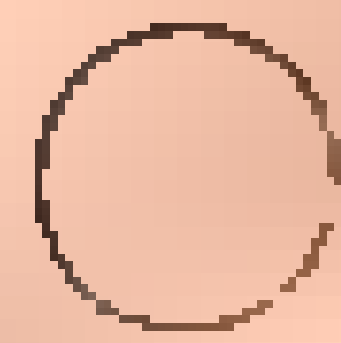
دجہِ آسودہ دلی ہے یہی شوریدہ سری

وَبِفُحْكَتٍ فِي نَظَرِي كُلِّ عِدَاةٍ وَعَثِي!

جملوہ دوست سے ہول سیز گاہیں نہ کہی

"مَنِّيْدِي اَنْتَ حَبِيْبِي وَطَبِيْبُ قَلْبِي!"

آمدہ سوئے تو قسری پٹ دریاں طلبی!



تُو نورِ خدا، خلقِ خدا نورِ ترا

اے مطلعِ تابان شبِ نمازِ خدا!

سوئے حرم و جانبِ طورِ ائیں

جس سمتِ نظر جائے تہنِ جلوہ نما

اُنڈ جانیںِ محبت میں ادب کی شہس

محبوب ہے تو مرا کہ محبوبِ خدا!

اشکوں میں بسا کے تجھے بھجیوں میں سلام
شاہزہوں میں تیرا، میں مفتی تیسرا

کیا حکم ہے اس سوختہ خرمن کیلئے
دیوانے کو کب اذن زیارت ہوگا؟

اسے دردِ صہوری اسے غمِ بھوری؛
مجھ کو تو نہیں تابِ جوابِ نالہ

پڑھتے ہیں ترسے نام کی نسیب
مرغانِ چمن ہوں کہ وحوشِ صحرا

رگِ رگے ہیں لوں لوں سے ہر اک سانس کیساتھ
ہر ساعت وہ ہر ثانیہ لوں نام ترا

اسے صادق و مستعد و قدامتِ دامن؛

میں تیسری امانت یہ حواسِ خمسہ!

میں تیرا نیا نہیں ہوں تو میرا سائیں

ہے نامتھ میں سیوک تو سوامی میرا

آئندہ روپ ہے تو ہے اُمرتِ روپ

نر لوک میں رُوحِ بہیں کوئی تھہ سا

میں کس کو سُنّاؤں جا کے بتیا اپنی؟

ہے کون مرا تیرے سوا، تیرے سوا؟

تُو قطبِ منِ مرا، مری کشتیِ نوح

تو روشنی آنکھوں کی، اجالا دل کا

شہنائوں کی مانند فغاں کرتا ہوں

انبارِ خرافات و معاصی میں دبا

دلِ تنگ، ہجومِ کارِ بے مہد سے

انہومِ خیالاتِ مُزِ خرف میں گھبرا

دل کو گلہ نارسائی لفظ کا ہے

اسے پردہ کشائے معنیِ سرِ لبثہ

اسے شاہدِ ذاتِ و منفعتِ موجودات

کر مجھ کو غلبِ حرمِ حمد و ثنا

کیسے غمِ دل کو لبِ گویائی دُوں
لگتا ہے زباں ہی نہیں مُنہ ہیں گویا

مبذوبِ محبت ہوں بچے خوف نہ شرم
ہے ہوشِ دروں خانہ بر اندازِ حیا

اے سرورِ کونین و غیثِ دارین !
مَنْجَتُنَا عَلَيكَ إِلَّا صَدَقَاتَا

بے مَسِیل و مُحَابَات شہادتِ تیری
منکر کو بھی ناچار ہے اقرار اس کا

تجھ واحد و یکیت کا نہیں کوئی حریف
اے کامل و اکمل اے علی و علی !

’ پیغمبرِ نغمہ ، رسولِ رحمت
بے ہمسر و انباز و منبیل و ہمیشا

سرِ شستہ اسرارِ تر سے ہاتھ میں ہے

ہے روحِ رداںِ نشانیںِ امرِ ترا

انسان ہے فانی ، مُتَنَّاہِی ، مَحْدُود
تو باقی وہ بے کسرتو پابندہ

ہو اس کے عفات کا بیاں کیا جس نے
رستِ زنِ بیگانہ کبھی مس نہ کیا

دیکھانہ لباس نے بھی جس کو غریاں
سلطانِ سرا پرودا اقیم حیا

ہے وصفت مُقَصَّد و مُعَفَّل جس کا
کانِ نازِا مشی مشی مُجْتَبِعَا

بہ دم رہے آبِ دیدہ اُمت کے لئے
آئینستہ حُزنِ تبسم جس کا

اے محوِ عشاق و مدارِ آفاق!
سُنتے ہیں تجھے مستِ مُمُورِ ملا

گلدہ بنی سعد کا خلیفہ اکر تجھ سے

گلدہ بنی آدم کا خدائے سوپنا

اولادِ فواطم و عرائسک ہے تو

بہتان : اِنَّ مُحَمَّدًا مُّنبِیُّوۡرَا

تو جانِ وجودِ عدم و بود و نہود

بوجہل تجھے پیکرِ خاکی سمجھا

عالمِ یہ تجبلی کا ، یہ اعجازِ کلام

بہروں نے سنا اور اندھوں نے دیکھا

کرنا ہے خطابِ تجھ سے ربُّ الارباب :

قَدْ اَتٰیٰنَکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا

نیرے ہی لئے حقائق و حیل نے

تو لاک لیا خلقتِ الانسلاک کہا

شک اس میں نہیں آتا نبیُّ مرسل

اے اکرم و افضل اے اجل و اولیٰ !

مَا کُنْتَ مِنَ الرُّسُلِ بِدُعَا، لیکن

حیران ہوں کیوں کشتِ بدجال کہا

جے پر وہ زنگاری شب تیرا حجاب
ماہِ شب نیم مر طسلا یہ تیسرا

جب وشت ورمین میں چاندنی کیت کے
وَدینے لگے پر تو رُسے زیب

کس پر ہے عیاں حقیقتِ نفسِ الٰہی؟
ہر آن سمندر کی طسرت تو ہے نیا

وَنیا تر سے احساں سے سبکدوش ہو
ہم تیرا بھریں تا ابد اربابِ وف

الواح و مناصحتِ نر سے اوصاف کے پُر
يَا ذَا الطَّوْلِ يَا عَظِيمَ الْعِظَامِ!

تو راہ میں منعوت ہے فَرَقُّ بَيْنَ النَّاسِ
يَا أَكْرَمَ مَبْعُوثِ يَاسَمَطَايَا!

جب تار کہے تجھ کو زبانِ داؤد

ہے ابنِ ابی ہالہ ترا نصت سرا

اے ساقی کوثر! سے رسول ثقلین!
 ہے رحمت و رافت تری بہتہا دریا

ثم سب کا بٹائے سب کی دلجوئی کرے
 ہر شانہ بدر کا تو مسلاؤ و عجب
 اطراف و طرافت احادیث و حکم
 ادیت جوامع الکلم بے شبہا!

عن الہدیٰ ہدیٰ محمد خالہ
 بچوں نفس باد صوب عالیہ سا
 صواصنوا علی النبی المختار
 ہے اس کے سوا کون ولی و مولیٰ
 عرش و قلم و کرسی و لوح محفوظ
 دو جہدہ خلائق کا مطاف و مسعی

اس مدت بقیہا کو ہے نسبت اس نے
 خاکستر دیتی ہے سراغ شغلہ

یہ اُمتِ مرخومہ کہ ہے بارِ زمیں
کاش اس سے جہنم کہے: بُدّا بُدّا!

بے پردگی رنگ سے گلزارِ خجس
آتشکی بُوسے گُلستاں رسوا

ہر سو مُتکَشِّفاتِ ثمارتِ گرِ بوشش
اُنک اُنک لباس سے بھاوت پہ تِلا

روئید کی حرف ، نمودِ شربِ قدر
آزاد می فکرِ سایہ بالِ لب

کیوں اُنڈرُس دہندہاںِ خوتاہِ نشان!
مانہ کریں صیّون کی راہیں کس کا؟

اسے دیدہ غمدیدہ صاحبِ نظرِ اہ!
ہر معرکہ بدر سے پہلے سے حرا

شارح ہو حوامیم و طوا سین کا کون

ناپید ہے صندوقِ شہادتِ کب کا

مے ڈوبی انہیں ہوسِ زردِ منصب کی
ہر شے ہے مسلمانوں میں ایمان کے سوا

افسوس افسوس حیف افسوس افسوس!
دھوپیں مے سُکھ سے لباسِ نقوی
آتشِ زدگانِ سوزِ عشقِ بے سوز
سوا شدگانِ کوپہِ حرص و ہوا

ہیں رسم و رواج ان کے زمانے سے الگ
نیکی کا مسلہ ہے نہ بدی کی بے سند
خود سوتے ہیں پیٹ بھر کے اور انکے گرد
اَعْبَادٌ حَرْدٰی وَ بَطُوْنٌ عَزَزٰی

کہتا ہے: کبھی تھا جو آخرت کا نقیب
کیا میں اپنے بھائی کا ہوں رکھوالا؟

ہے مردِ مسلمان کی ہلاکت کا سبب
آسائش و زینتِ حیاتِ دنیا

اس قوم کے جس فرد کو پرکھا ہم نے
مختال و مزور و مہدہا ہن نکلا

زرقا قی و نہ یک، میں شک افہمک
بہ مختلف زاویہ فتنہ و فن

جو پائے طرب، بوالہوس و کامر طلب
شاید کہ نہیں مقتدر روز جزا

سب ایک ہی تھیلی کے ہیں چٹے تھے
کس سے کہیں جا کے ورد و دل، داد و دا

بہ بات میں پکڑ ہے ہر انوٹ میں نریب
اک پھیل بل بہ کبر شدہ نماز و ادا

لس شہ میں اکتا ہے درخت انصاف
کیا اس کو بحیث ہم نہ کسی نے دیکھا

یہ دور شکلی و پامالی ہے

سب جس ہیں و بال و ش و حرام و ن

ہے جامِ ولایتیں تہ نشیں در درِ ریا
لَمِیَّتَقْ مِنْ الدُّنْیَا إِلَّا جُرْعَةً

زخموں کی مناشیں سے مجھے رسوا اور
کیا صرفہ جگر کا دی 'مشرکوں کا ہوا؛

اب کون رہو کرے گا سینے کا شکاف
کیوں ہم نے عدو کے پاتھ میں دشمنہ دیا؛

قانونِ مکافات سے ہے کس کو مفر؟
ہریکاں قند جائے نہ زہبِ رقصا

دسے کام و دم پریش و ہنر کامِ حساب
کالا نہ قہرِ امت نہ شفاعت نہ دعا

کرتا ہوں زندہ ہے بوٹے گلے سے فرہاد
ہے طوقِ گلو داغ بہارِ رشتہ

اس آئی نہ اس کو صحبتِ اہل نشاط

غم ہی دلِ نا مراد کی نکلی غذا

پت جھڑ میں لاپٹے غمؔ موسمِ گل
یہ طائر پر ریختہ درشتہ پیا

ہوں گرچہ خمِ مے کی طرح مہربب
رکھتا ہوں مگر زیرِ نگین ملکِ نوا

لاہور میں جسم، شہرِ دلبر میں ہے دل
کھٹکا نہیں دستِ دہرِ یمن کا

سمانِ وامیہ مول میں بویہِ نئی و کعب
اک جذب کے عالم میں ترغم پیدا
غزالی و حلاج، جنید و رومی
ہر قافلہ شوق کی آواز درا

اقبال کی لے اور ہے میری لے اور
ہے جامی و سعدی سے مرالینِ جدا

میں نابغہ جعدی ہوں میں ابنِ عربی
رکھتا نہیں غمِ شوقِ مراتب کو روا

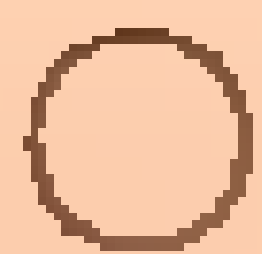
پردانوں کا ہجوم ہے شمع کے گرد
سب تفرقہ الفت میں رقابت کا مٹا

اے واعیہ رم اے گرفتاری غم
کیا قفسِ شرر کا کبھی منظر دیکھا؟

اے لذتِ درد اے فروغِ رُخِ زرد
جے بول قہموں سوزِ دروں بھی کیا کیا!

گردِ یہ جب نامہ ہے عشاق کی راہ
راہِ راہ کہ ہے رزقِ حیاتِ تازہ

یہ غمِ عزیزِ مُغْتَنَم بنے خالہ
کرتازہ کافی کسی واسے کی ثنا!





اَجْبَدِیْلُ الْبَشَرِ یَا مُسْتَعِدُّ

تُوَابِ سَے رَحْمَةُ اللّٰعَالَمِیْنَ ہِے

اَبَدَتِکَ سُلْطَنَتِ تِیْرِ مِی رِبِّ سَے کِی

تُو سُلْطَانِ سَمَآوَاتِ وَ اَرْضِیْنَ ہِے

پڑھ اپنے پاک رب کا نام سَے کر

پڑھ اس کا یہ پیام واپس ہِے

ہے یہ تازہ کلام اس ذات کا جو
مُبید و مُبدری و جان آفریں ہے

تجھے منصب ملا ختم القریں کا

اے اُمّی ! تو اہم الم سلیں ہے

تو صدرِ محفل آفاق و انفس

تو مہرِ مجلسِ عرشِ بریں ہے

جوابِ ہر نبی : اَنْتَ فَتَاكُم

تو تنہی تنبیح المذنبین ہے

مساببِ تفرقہ فردا و دی کا

ظہور و نورِ تہجدِ برکہیں ہے

حقیقاتِ السرائر سے تو آگاہ

کوئی شے تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے

تو کنجورِ خیالاتِ زریں . تو !

خزانہ وارِ الفاظِ مثنیں ہے

ترانطق و بی ہا بہام و عرفاں
زباں کلب ر آیات نہیں نہ

ہے تو نثار کی ہر پیش دہش کا
نظر شرف و شگرت و دور ہیں ہے

بے تو ہی سید اولاد آدم

ترنی اُمّت اُمم ہیں بہترین سے

ہے تو ہی باعث ایجا و عالم

بہی ناسوت کارکن رکین ہے

در ولست ہمہ آفتان تجھ سے

مکان و لامرکال کا تو متیں ہے

لواہ اس ام کا ہے حرف لولاک

یہ بزم کُن تر سے زیرِ نچیں ہے

فَبَيِّنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ

تو مہمانِ اِلَٰہِ العٰلَمِیْنَ ہے

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ
 تُوں نورِ سردی کا ہم نشین ہے
 اور ادنیٰ فرشِ پا اندازِ تیرا
 بساطِ آسمانِ ہفتہاں ہے
 سرِ فہرستِ حُرّامِ ادب میں
 سفیرِ نبیؐ ، رُوحِ الامیں ہے
 ترے ماتحت ہے ہر لپٹ و بالا
 تو عزت بخش شاہانِ زمیں ہے
 نہیں کوئی ترا مدّ مستاہل
 تو فردِ دے بے ہمال و بے قریب ہے
 قسیم و قائم و قیوم و قیم
 تو فخرِ انس و خیرِ المٰسلکین ہے

خیارِ الاسفیاء ، اکلیل و کامل
 نہی برحقِ اہامّ المتّقین ہے

ابو الایتام، مصباح الظلام
 بہر گامے سراج السالکین ہے
 اندھیرے کو کیا تو نے منور
 تو مہر آموز دہائے حزیں ہے
 چلا آتا ہے جنت و خیر کرتا
 ترا رام آہوئے محشرانشین ہے
 منلیع حکم تیرے مرث و ماہی
 تو میر ہر مہیں و ہر کہیں ہے
 ہے تو پہلے سرد سال کا محمد
 تو خویش ہر گدائے رہنشین ہے
 ستم جیلے کبھی لیکن نہ اُن کی
 ترے عہد و قاپر آفسریں ہے

ترا شکر ہے جو وہ در حقیقت
 بطنی و لبور و بطل و بشیں ہے

ہے تیرے لمسِ شفقت سے جو محسوس

یہ بخت و زلزلوں حال دیکھیں ہے

وَمَا اَنْتَ بِجَبَّارٍ عَلَيْهِمْ

یہ تُو نبیِ خلدِ اہل کبر و کبر ہے

اَلَا مَبَالُ دَعْوٰی اَجَابَ هٰیثُ؟

وہی کہتے نزعِ کفن و دیں ہے

کھینے وار کرتے ہیں پر چھپ کر

شعار ان کاشچیون و کہیں ہے

کرے باطل سے استمدادِ مہمت

جو تُو تُو ہے امیرِ الکافرین ہے

سُن اُسے طائف کے ابنِ عبدِ یلیل!

یہ عبد ربِ شہِ دُنیسا و دیں ہے

”اَنَا ابْنُ الْعَوَاكِفِ مِنْ سُلَيْمٍ

ہر اہلِ خیر میرا جانشین ہے

ترے اوصاف ہیں اظہر من الشمس
تو صادق ہے مستحق ہے ایں ہے

تراسینہ ہے تابوتِ سکینہ
ترئی بہ بات و لکش ہے حسین ہے

ترا وعدہ ہے دَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ
ترا قول و عمل حق و یستیں ہے

نزدل رحمت حق کا پیامی
انے کاروں کی بخشش کا نہیں ہے

ترے منہ کی ہیں سب باتیں صداقت
تو علم و علم کا حصن حصین ہے

ہے تجھ سے بڑھ کے پابندِ زباں کون
ترا قول فیصل دل نشیں ہے

لَفِي هَوَايَ كَمَا تَنَسَوْنَ أَنفُسَى

تو شہِ نعم ربِّ العالین ہے

نہا میں تو نے راہیں زندگی کی !
ہوا خواہ اجل ، ابرو بچپن ہے

کیا تو نے زباں بستہ کو مامق
تو نباض کرامۃ کا تیس ہے

ہے تیرا قول : مَا شِئْتُمْ سَلُونِي !
سوال حق محبت آتشیں ہے

ہے افلاطون ہر سحرمان وائل
ترا زلہ رُبا ہے ۔ ریزہ چیں ہے

اسے اُنْظُرْنَا : سَمِعْنَا وَاطْعْنَا
کہ تو صاحب قرآن راستیں ہے

سہ کردوں پر افشاں نور تیرا
اور آدم درمیان ماء و طہیں ہے

ہو کون اس کا حقیقت آشنا جو
بیک دنت آخرین و اولیں ہے

نہاں تستدریم کی ہے جس کی تانہیر
جو ہاتھیں کہ پیشین و پسین ہے

لَقَدْ اِسْتَفْحَلْ اَمْرٌ مُّحَمَّدٌ

اَبُو سَفْیَان کیوں نہیں بوجہیں ہے!

اثاث البیت شام وین و دنیا

لباسِ شزدہ و ثمانِ جویں ہے

رَسُولَ اللّٰهِ بِالْعِشَا عَلَى الْمَوْتِ

ہیں شایان شیرانِ عربی ہے

نصرتیری یراق و ساز اس کا

مجاہد بے نیاز اس پ وزیر ہے

کرے تیرا کرم دل جوئی جس کی

دلاد رہے "کاد رہے" تگیں ہے

شَهِدْنَا اَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ حَقٌّ

یہ حرفِ ناب قرآن نہیں ہے

پڑھیں زردشت وہابی کی کتابیں

یہ تاثیر و جلالت بھی کہیں ہے!

جہاں پُر نور ہے اس کی فیاضی

یہ گنج گوہر و درِّ مشیں ہے

قیامت تک ہے اس کا فیض جاری

یہ مُنصفِ چشمہ ماءِ معیں ہے

اور آہنگ پریشانِ غزل کا

ہمیں نعم البدل، نعم القدر ہے

ہمارا نام لکھ لے شاہدوں ہیں

کہ تو سرِ کوبِ دجالِ نفسی ہے

ترقی بعثت نظامِ زر کی رحمت

ترقی آمد سے شیطان بھگیں ہے

ولادت تیری استحصال کی موت

شہادت تیری استحصال کہیں ہے

ترقی موجودگی سے غلہ جزبہ
ہوس تنگ، آمریت خشکیاں ہے

مہابت سے صنم خانے زمیں بوس
ترقی آمیٹ شکست ساتگیں ہے

نصرت ہے یہ سلطانِ مبیں کا
ادب سے سرنگوں غفورِ نہیں ہے

ہو اس سے بڑھ کے کیا اقبال مندی
ترا مناد جبیرِ اہیں ہے

ہَاتِ الدِّیْنِ حَذَّاءِ اِسْرَافِ اِسْلَامِ
یہی ہستی کا راہِ راستیں ہے

رَضِیْتُ لَکُمُ اِسْلَامَ دِیْنِ
یہی آئینِ اصحابِ الہیں ہے

یہ دیں ہے دینِ نصرت، قدرت، سکی
مددگار و نگہدار و معیبر ہے

ترا حسنِ کرشمہ ساز و سادہ
 گلو سوز و یلج و گند میں ہے
 نہیں یہ بات من تلقاءِ نفسی
 گزر کہ تیری فردوسِ بریں ہے
 فَطُوبٰی ثُمَّ طُوبٰی ثُمَّ طُوبٰی
 زمین میں قدم سے گز رہی ہے
 بقیضِ ذکرِ پاک و ناب و شیریں
 شربِ جامِ ہستی شکرِیں ہے
 ترے انوار کی ضوِ پاشیوں سے
 یہ مردِ رؤسیہ روشن جبیں ہے
 ازل سے جو کُند ہے لوحِ دل پر
 وہ تیرے نام کا نقشِ نیکیں ہے

مری اُمید تو ہے آرزو تو !
 یہ دل تیرے لیے اند و بگیں ہے

فَإِنِّي لَا جُدُّ رِيحٍ يُوسِفَتِ
تَمَنُّسُ مَوْجٍ بِأَوْفَرِ دَرِيٍّ هَبْ

وَوَصَفَ مَنْ قَدِ يَجِدُ بَعْدَ وَصْفِ
سَخْنِ زَمْرَمِ تَبْتَمِ انْجَبِيں ہے

أَلِفِ الْحَسَدِ كَا نَقْشِ كَفِّ پَا
خَمِ زَلْفِ دَوَّاهِلِ التَّيْنِ ہے

شَبِّ احْمَالِ مَنْدَمُوئے عَنَبْرِی کی
سَحْرِ الدَّارِ نُشِّ کی غُوشِ پِی ہے

لَمَّا سَاعِدِہِ شَاخِ یَاسَمِیْنِ کَا
نَشَارِ قَدِّہِ بِالَا خَوْرِ عِیْنِ ہے

نَکَاہِ چِشْمِ حَقِّ ہِیْنِ شَرْمِ آگِیْنِ
نَظَرِ سَرِ شَارِ وَمَسْتِ دَرِ مَکِیْنِ ہے

جیا داری کا وہ عالم کہ گویا
کوئی دوشیزہ پردہ نشین ہے

بِطُفْلِ عَشْقِ عَلِیْبَاہِ ، خَالِدِ
 بِدِلِجِ آبِنَاکِ وَمَعْنٰی آفْرِیْیِیْ
 شَنَاسَانِیْ عَلَامَاتِ نَبَوَّتِ
 پَنہ کِیہِ حِصَارِ آبِنِیْیِیْ
 نَوَاہِ رَازِ جَذِبِ وَسُوزِ مَسْتِیْ
 کُہِ اَفْشَانِ نَعْمَاتِ حَزِیْیِیْ
 دَوَاءُ الدَّهْرِ اَصْبَرُ عَلَیْہِ
 وَہِیْ ہِے پُر نَعَاں جَوہِیْیِیْ
 فَقِیْرِیْ رَاحَتِ وَاَزْمِیْیِیْ
 طَمَحِ اَشُوْبِ وَتَشْوِیْرِیْیِیْ
 سَمِجھَتَا ہِے سَفِیْرِ دِلِ مُتَلَمِ کو
 کُوئی دَمِ زَکَرِیْیِیْ خَالِیْیِیْ

عطا کر اس کو خوشنودی کا خلعت
 ہے تیرا نام بیوا گو کہیں ہے

ندیم بارید ، یارِ نکبہ ،
نشاطِ اندوز چنگِ رامتیں ہے

جے قادر سب اسالیب بیاں پر
طبیعت اس کی نکتہ آفریں ہے

رہے قطع و برید لفظ میں محو

یہ خیاطِ خیالاتِ رزیں ہے

تن ابجد میں رُست و خِستِ معنی

لگے جیسے مشینہ میں جنہیں بنے

کہاں عقلِ ہیولانی کہیں عشق

یہ نکتہ اس کے دل میں جاگزیں ہے

نظامِ بے سرو ساماں ہے لیکن

بیاہن صاحبِ تخت و نگین ہے

ہوار زانی اسے اور اک تیرا

ترا طالبِ شہا ! یہ کہتہ ہیں ہے

دل شوریدہ ہے مفتون و مغبون

قریٰں اس کا جو ہے یثس القریٰں ہے

پراگندہ، غبر آلودہ، گستردہ

مرقع پوش و خاکستر نشیں ہے

کہاں لائق ہے تیسری بارگہ کے

یہ شخص اخلاق جس کا بدترین ہے

اسے معلوم ہے داب نیالگاں

مگر اس پر عمل کرتا نہیں ہے

کتابوں میں کلام رطب و یابس

سخن مجموعہ غث و سمیں ہے

حواری بننے کا ارمان دل میں

مگر بے بہرہ اسرارِ دین ہے

ابھی نکلا نہیں بند خودی سے

اسیہ طیلسان و پوستین ہے

کہاں اس بد کو تیرے در سے نسبت
 ہے تو آبِ بقا یہ پار گیں ہے
 یہ زرق و تمبل و تزدیر و شک، تو
 امان دامن و ایماں و یقین ہے
 بد و نیاک بشر اس کے سوا کی
 نورِ قطرہ مانع نہیں ہے
 جنوں اس کو ہے شعر و شاعری کا
 شناخوانِ نستان ناز نہیں ہے
 ہر بلا سے رچائے موہ لیلہ
 دل اس کا دستِ مہرِ دلفی ہے
 سلونی سالونی رسونت تاریں
 بدن جن کا صبح و مری ہے

پریشاں اختلاط و عالمِ آشوب
 ادا غارت کر دنیادیں ہے

سمن سینہ . سمن غرض . سمن پوشش
 ہے یہ زہرہ نگہ وہ مرہ جہیں ہے
 سراپا غالبہ آگین و برہیں
 فقط اک جامہ ہے آتہیں ہے
 قیامت تامت و آشفستہ کا کل
 اور اس پر طہرہ ساق مندیں ہے
 نہ کیونکر چال میں اٹھکیل پن مو
 تن نازک گرانبہ رسیں ہے
 تفضل اسے حبیب پاک بزدان!
 یہ حامی متجیر و متعین ہے
 ناہائے آہائے آہائے!
 خود آلودہ سے لیکن نکتہ چیں ہے

اس البیلے کا مسلک خلطِ مبحث

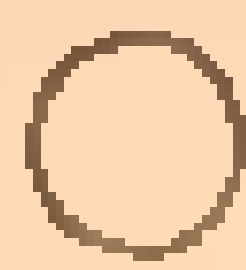
یہ الکن خوردہ گیسر و خوردہ ہیں ہے

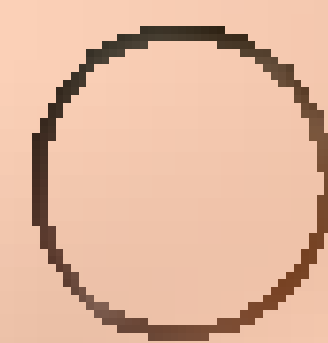
نظر بند خیالات پریشاں
 رہیں نالہ و آہ و اینیں ہے
 اُٹی ہے خاک میں جو تیرے در پر
 وہ اس ننگِ خلافت کی جبیں ہے
 سرشتِ غم کا لذت سے ہے پیوست
 اور آنسو آتشِ دل سے عجیب ہے
 جو رسوا ہے وہی ہے آبرو مند
 جو بے خود ہے وہی مردِ گزینی ہے
 فرومایہ کا سرمایہ ترمی نعت
 جگر افکار ہے خانہ نشین ہے
 کرے مدتِ وثق اعلیٰ تریں کی
 وہ جرمِ خاک جو ادنیٰ تریں ہے

اسے رکھ داغِ رسوائی سے امین
 یہ نصب العینِ اخوان و نہیں ہے

نویدِ لذتِ فلشاً رہیں رستے
 یہ محرابِ تو دریا آستیں ہے
 یہ گھماؤ وقت کی تیغِ دو دم کا
 دقیقہ سنجِ ساعات و سنیں ہے
 سکونِ قلب کی دولت عطا ہو
 ترا شاعر ہے دلگیر و حزیں ہے

غلیٰ عہدِک و بَعْدِک مَاسِطَاعِ
 ہے کون اس کا بتا، گر تو نہیں ہے؟





آشتی پکارے تہجد کو اے ناموس رب!
 یَسْتَدِ النَّاسَ وَدِيَانَ الْعَرَبِ!
 اے شارح منہاج ناموس و شرف!
 اے شارح متن مقامات ادب!
 نُوْرِ نِکَادِ چشَمِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ!
 اے علم کے معمورہ اُمّی لقب!

اے رہبرِ حق و صراطِ مستقیم !
 اے قاطعِ عصبیتِ رنگ و نسب !
 اے شمعِ بے دودِ شبستانِ وجود !
 اے آفتابِ مشرق ! اے قندیلِ شب !
 ہم خفتگان کی دولت بیدار تو
 تیرے بیان و ذکر سے قاصد ہیں لب
 تو نے نکالی دل سے دہشتِ موت کی
 تو نے بتایا زندگی کرنے کا ڈھب
 پندار کے پیچاک میں اُلجھا رہا
 بے ذوق و بے توفیق نکلا بولہب
 یا شقوتی ! یا شقوتی ! یا شقوتی !
 لہو و لعلِ سُکر و عیش و طرب !

سرمایہ دار گنجِ رنجِ رایکماں
 نالورِ بستانِ نخیلِ بے رطب

منفقو وہے آزادی فکر و فکر

اسے واسے برانجام ازت بدو اب

اسلام جو تسلیمہ جاں کا دین بت

آلہ ہو استخصال کا، یا للہ عجیب!

معنی خلافت کے ہونے زمینوں سے ٹو

نچوئے مسلمان تیرنی بعثت کا سبب

لب ذوقی تقریر و تکبیر و درود

دل کیفی کا شانہ بنت عنب

وہ ہلت بیضا کہ بے خیر الامم

قارول نبی یکدم جو بے رنج و تعب

جس کو طے خود اختیاری کے حقوق

درکاہ فیض کبریا سے بے طلب

کھتے ہیں دن اس کے بساط و ہر پر

بے گریہ صبح و نیم شب

ہے کس جزا کی شرط : حَتّٰی تُشْفِقُوْا ؟
 کس کے لئے آئی وعید ماکتب ؟

تاریخ کے اوراقِ خُونِ آلود میں
 قیمت کوئی انسان کی جب تھی نہ اب

ہم مہدی موعود کے میں منتظر
 طالع ہو جانے ساعتِ دیدار کب !

گردوں سے کب ہو گا مسیحا کا نزول ؟
 دجال کے غلبے کے ہیں آثار سب

پھر ہو کسی فاروقِ اعظم کا ظہور
 دیتا ہے لو پھر سے شرارِ بولہب

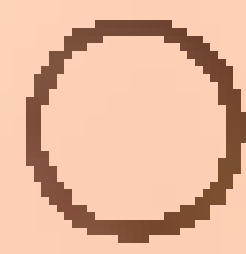
لیں کس سے اپنی آرزو مندی کی داد ؟
 بتلا میں کیا اپنی زبونی کا سبب ؟

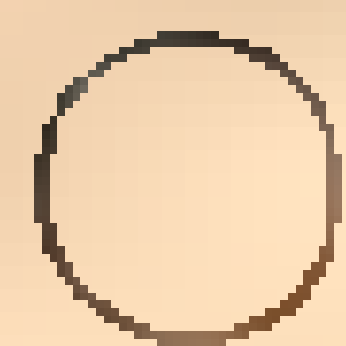
سوزِ نفس سے کل نہیں پڑتی ، مگر

مانع ہے عرضِ حال سے حدِ ادب

میں نوحہ خواں ہوں اُمّتِ مرحومہ کا
میری اَلَمِ ناکِ نہیں ہے بے سبب

جاں نچنے ہیں ہے نہیں اذنِ نغاں
اے میرے عالیجاہ! اے قاموسِ رب!





نوعِ بشر کا محسن اعظم
 آنکھ ہمیشہ جس کی پر غم
 جس کے قیفس کا چہنمہ زمزم
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حق و حبيب و مرسل و مخلص
 قائم و قائم ، خاتم و خاتم
 سب کا محرم ، رحمت عالم
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرآمد اولادِ آدم ،
 جس کا پیام : اِرحَمِ مُرْسَلِہٖم
 جس کا کلام : اَسْلِمِ تَسْلَمِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صاحبِ حرمت ، و حبيب و محرم
 کامل و اکمل مہتمم و اقدم
 اسے بہ دشمنانِش ناطقتہ انکلم
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَبْدُ اللَّهِ حَبِيبُ اللَّهِ!
 حِزْبُ اللَّهِ سَيِّفُ اللَّهِ
 سَعْدُ الْخَلْقِ ، سَعْدُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوَّلُ وَآخِرُ ، ظَاهِرُ وَبَاطِنُ
 غَيْثُ غَوِيٍّ وَتَدْمُ صِدْقِي
 كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَفِيعٌ وَ شَافِعٌ ، مُصْبِحٌ وَ مُصَلِّحٌ
 حَافِظٌ وَ مُنَاسِرٌ ، عَادِلٌ وَ مُنَاجِحٌ
 حَاشِدٌ وَ مُعَاقِبٌ ، نَصِيحٌ وَ مُنَاصِحٌ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انٹرنیشنل کا ہے وہ مُعَلِّم
 کرم ہے اس کا نظام و دالم
 کانپیں اس کے نام سے نظام
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پہر منڈیر و ماہِ مَنَوَر
 سابق و سائق سید و سرور
 کون و مکان کا مرکز و محور
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بڑو رؤف و رحیم و سلطان
 حق کا ہدیہ نعمتِ یزدان،
 صاحبِ حجت، صاحبِ بُرہان،
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس کو نویدِ خداۓ ابر
 إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوشَ
 إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ختمِ رسل ہے خطیبِ ام ہے
 بحرِ سخا ہے ابرِ کرم ہے
 کرسی و عرش و لوح و قلم ہے
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صاحبِ تاج و عِزّاق و لوا کا
 مالکِ سیف و ازار و ردا کا !
 منہرِ کمال نورِ خدا کا
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نخز عجم ہے عِزِّ عرب ہے
 جادۂ صبح و منزلِ شب ہے
 ہم سے مخاطب مخاطبِ رب ہے
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

علم کا شہر ہے اُمّی لیکن
 کہتے ہیں اس کو اُذُنُ خَیْر
 طیب و طاب و امین و مومن
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شکور و شاکر، مُذکر و ذاکر
 ساطع و لامع، زاہر و باہر
 پڑھتے ہیں جس کا کلمہ کافر
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

رحمت و بَشَرَتی، عُسْرُوہ و مُلْقٰی،

اَرْدِی اس کے اکبر و دارا

اس کے چاکر قیصر و کسری

صَلِّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلِّم

شُرک و شک کو مٹانے والا

سیدھی راہ بتانے والا

سچ کی طرف بلانے والا

صَلِّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلِّم

عَالَمِ دُنْیَا دُنْیَا

نُکُشْن کُشْن مَحْصَرَا مَحْصَرَا

ذکر ہے اس کا، اس کا چہرچا

صَلِّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلِّم

بے پروائے کثرت و قلت
 فقر ہے جس کا دولت و ثروت
 کالی کسی جس کا خلعت
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مُحی و ماحی ، آمر و ناهی
 عبد و رسول و رہبر و راہی
 جس کے در کی گدا ہے شاہی
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وحی کا مہبط جس کا سینہ
 عطر سے بڑھ کر جس کا پسینہ
 فاتح مکہ شاہ مدینہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

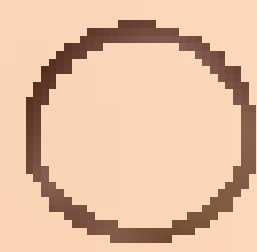
جس کو سمجھتے ہو انتہائے بشر تم
ہے وہ حقیقت میں ابتداءِ محمد

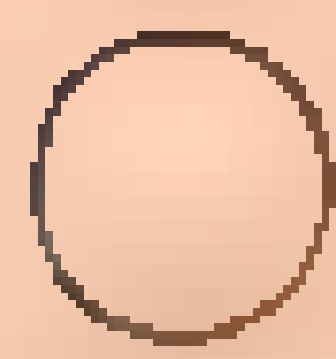
کحلِ جواب کو نسبتِ اس سے بھلا کیا
دولتِ ہستی ہے خاکِ پائے محمد

زندگی جاوداں کا مُژدہ شنائے
فانیوں کو حرفِ دلکشائے محمد

محلِ بستی بھی اسی کے لئے ہے

دہر کی ہر چیز ہے برائے محمد





بڑھ کے ہے شمس و قمر سے تاب محمدؐ
 پردہ انوار ہے حجاب محمدؐ
 چاہے مخالف ہو کتنی گردش دوراں
 کم نہ ہو رفتار انقلاب محمدؐ

اس کو نہیں ہے شمار و خمر سے نسبت
 پاک ہے آشوب سے شراب محمدؐ

کس کو عذابِ الیم کی ہے بشارت؟
کون ہوا موردِ عتابِ محمّدؐ؟

اے شبِ معراج! تجھ کو تو پتہ ہوگا
کون غلامیں تھا ہمرکابِ محمّدؐ؟

تیغِ جگر دارِ کبریا سپر اس کی!
ہے اَسَدُ اللہ شیرِ غابِ محمّدؐ؟

قَوْلِ اَللّٰهِ يَوْمَ يَكُنُّمُ كَا مُصَدِّقٍ
سُورِ اَزَل ہے وجودِ تابِ محمّدؐ؟

اُورِ حُسنی والے! اُنھ اور ذکرِ خدا کرنا
حُکم کے تابع ہے اضطرابِ محمّدؐ؟

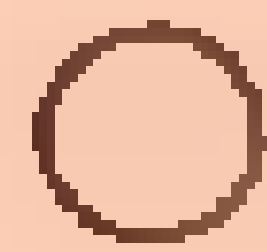
اذنِ حضوری کے بعد عجزِ وادب سے
ہو ملکِ الموتِ باریابِ محمّدؐ؟

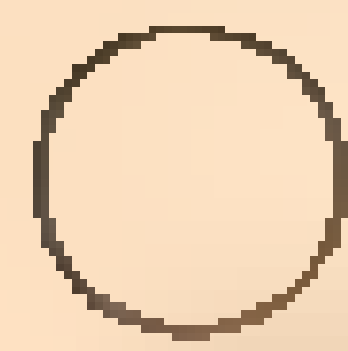
لَم یَزَلْ وَلَا یَزَالُ جس کی ہے قدرت
وہ بھی نہیں قادرِ جوابِ محمّدؐ؟

شعر و ادب کا نمونہ ہے بھی، نہیں بھی
معجزہ لفظ ہے خطابِ محمّد

زمین بشر اس کی کُنہ پانہ سکے گا
ہو کی نہ کہنہ کبھی کتابِ محمّد
لوٹتے دیکھانہ بے حصول کسی کو
بارگہ فیض ہے خطابِ محمّد

کاشکے ہو سکتے ہم سے بھی تہی قسمت
بہرہ درِ گنج بے حسابِ محمّد





کس کو ہے اور اکِ وارواتِ محمّدؐ

کس سے رقموں سوانحاتِ محمّدؐ

کس نے غلانی ندیجہ و درتہ کو

محرمی صفوت صفاتِ محمّدؐ

اس کے محابہ کا کون کر سکے احصا؟

پر تو ذاتِ خُدا ہے ذاتِ محمّدؐ

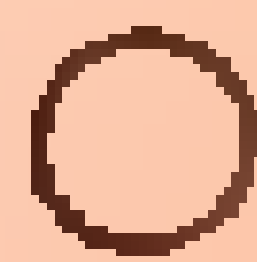
دہر کی ہر شے فنا پذیر ہے لیکن
عالمِ ودائم ہیں معجزاتِ محمدؐ

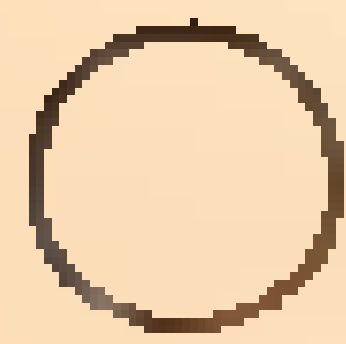
کشت و خیابانِ درخت و درمیں رہے گا
یونہی رواں چشمدہ حیاتِ محمدؐ

اس دل و حشی کو کون رام کرے گا
اے نگہ چشمِ التیباتِ محمدؐ

ہم نے محالؔ سے استفادہ کیا ہے
ہم نے پڑھے ہیں مقطعاتِ محمدؐ

اب کوئی منزل نہیں سفر ہی سفر ہے
عالمِ امکاں ہے کائناتِ محمدؐ





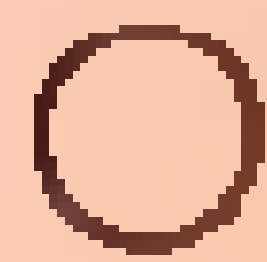
نهایتِ فایات ہے نمودِ محمدؐ
معنیٰ معنیٰ ہے بہت و بُودِ محمدؐ
سیدِ اولادِ آدم، آدمِ کابل !
نقطۂ تکمیل ہے وجودِ محمدؐ

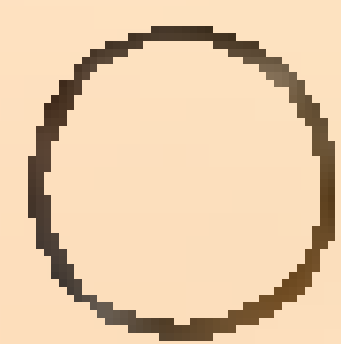
ہونہ سکیں آج تک کسی سے معین
بے افق و بے کراں حدودِ محمدؐ

کیوں مُتَرَدِّد ہے اسے دِلِ مُتَشَلِّک! کیا مُتَحَقِّق نہیں خُلو دِ مُحَمَّدؐ؟

بھیجیں صلاۃ و سلام رت و ملائک
کون نہیں شاید شہودِ مُحَمَّدؐ؟
ہرزہ نوائی کی اور بات ہے ورنہ
حُسنِ بیاں کی ہے حدِ وِرو دِ مُحَمَّدؐ

یہ خبر اہلِ کتاب تک نہیں پہنچی
زندگہ و کھنہ رتنے جو دِ مُحَمَّدؐ؟





و

میرمی صلا جیتیں نیشاں محسوسند

میں ہمہ تن وقت ہوں بکار محسوسند

خوفِ خزاں ہے اسے نہ خطرہ صرصر

تازہ بہ تازہ ہے لوبہاں محسوسند

مہدی موعود منتظر رہے لہم یہ:

دورِ زماں کو ہے انتظار محسوسند

بیت و حرم کی ہے جان گنبدِ خضرا
 گوشہٴ فردوس ہے مزارِ محمدؐ
 دورِ فلک اس کا کیا بگاڑ سکے گا
 جس کی پینہ گاہ ہو حصارِ محمدؐ
 کچھ بھی کرے وہ مگر خدا کے غضب سے
 بچ نہ سکے گا کُتِ ہنگامِ محمدؐ
 ہر متنفّس کے سخی ہیں حرفِ دُعا ہے
 حمتِ بے حد و بے کمِ محمدؐ
 گردنِ تیری میں اس کا طوقِ غلامی
 لالہ صحرَا ہے داغدارِ محمدؐ
 ہر سحرِ انوار صبحِ بکھتے ہیں شب سے
 رُوبہ ترقی ہے اقتبدارِ محمدؐ

صاعقہ و رعد و برق و شرق کا منظر
 معرکہٴ ضربِ ذوالفتارِ محمدؐ

اے سفری! احتیاجِ زادِ سفر کیا!
جادۂ رحمت ہے رگزارِ محمدؐ

اس کی بنی زندگی کتابِ مبیں ہے
ایک ہے مستور و آشکارِ محمدؐ

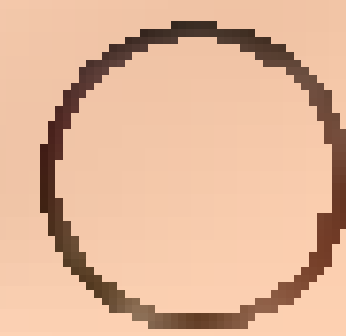
والقلم اے اہلِ فن و رائے سخن ہے
ذاتِ بہین و بزرگوارِ محمدؐ

ہم سے یہ کارِ باریاب ہوں کیوں کر؟
روح و ملائک ہیں پیشکارِ محمدؐ

کر نہ مجھے بے نقاب کر کے خدایا!
عصۂ محشر میں شرمارِ محمدؐ

میں نے سنا ہے رہی مدام و عاگو
میرے لئے چشمِ اشکبارِ محمدؐ

کیا کہوں خالد! علوِّ شانِ صاحبِ رتہ
ہیں وہ درختانِ میوہ دارِ محمدؐ

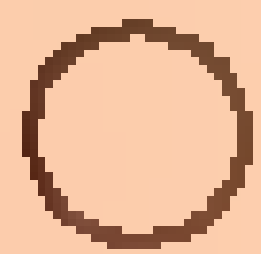


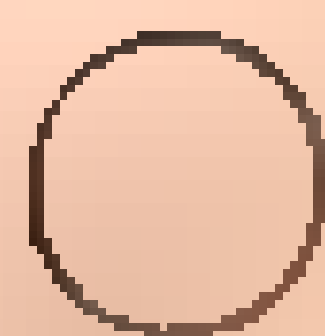
کیوں نہ ہو مقبول التماس محبت
 جب کہ ہے از خود خدا کو پاس محبت؟
 کون و مکاں کی حقیقت آئندہ اس پر
 بڑھ کے ہے ایمان سے قیاس محبت

چل نہ سکے زور اس پر وقت کی رو کا
 محکم و مرنسوس ہے اساس محبت

شاق ہے اس کی زباں پر حرفِ ملامت
 اک نگہِ عنفوس ہے قصہ اس محسوس
 مجھ کو کرے بے نیاز بادِ چہن سے
 رانجہ و امن لباس محسوس
 اس نے عطا کی مجھے بصیرتِ مستی
 وردِ زباں کیوں نہ ہو سپاس محسوس
 کیا پڑی مجھ کو طوافِ کوئے مغاں کی !
 ساغ آبِ بقا ہے کاسِ محسوس

گرچہ میں اک بندہٴ ختیبہ ہوں لیکن
 دل ہے مرا متربہ شناس محسوس





عیدِ دل و دیدہ ہے جمالِ محمدؐ
 منتظرِ گلزار ہے خیالِ محمدؐ
 ہونہ کبھی گردشِ فلک کا وہ شاکی
 مدِ نظر جس کے ہو مثالِ محمدؐ

مقربِ عجز، مُستلم ہونہ کیونکر
 اتریں نہ کاغذ پہ خط و خالِ محمدؐ

وقت کے پیمانے میں سمانہ سکیں یہ
کیسے ہو تقویم ماہ و سالِ محمّدؐ

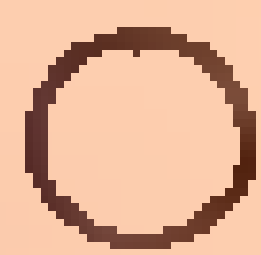
روزِ قیامت ہو صرفِ حقِ شفاعت
بارگاہِ قدس میں سوالِ محمّدؐ

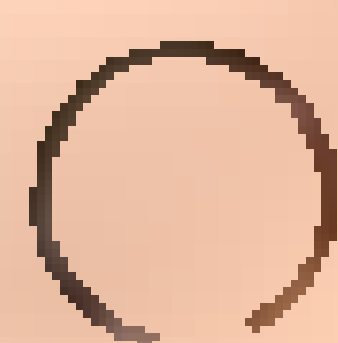
صدقِ طلب سے کرے جو اس کی اطاعت
ہے وہی مصداقِ نامِ آلِ محمّدؐ

سعیِ مسلسل کے باوجود نہ پائی
فکرِ بشر نے حدِ کمالِ محمّدؐ

ملکِ سلیمان و عمرِ نوح کے بدلے

مجھ کو ملی نکنتِ بلالِ محمّدؐ





کانوں میں رس گھولتا ہے نام محمد
 نامہ دلدار ہے پیام محمد
 ذائقہ و رنگ اس کا سب سے جدا ہے
 ساغر اللہ ہو ہے جام محمد

کیوں نہ ہو باعث نشاط ویدہ و دل کا
 مقطع الہام ہے کلام محمد

فرشِ زمیں سے بساطِ عرشِ بریں تک
جاری و ساری ہے نظمِ عامِ محمدؐ

سعیِ عبث ہے چراغِ راہِ گزری
نورِ ازل ہے منارِ شامِ محمدؐ

بادِ بہاری کھڑی ہے سانس کو روکے
کیا سبک آہنگ ہے خرامِ محمدؐ

برہمی و غیظ میں بھی شانِ کریمی
ہے نگہِ بخشش انتقامِ محمدؐ

اس کے مراتب ہیں مہر و ماہ سے بڑھ کر
صاحبِ سلطان ہے غلامِ محمدؐ

مینہ کی طرح بر سے باغ و راغ یہ یکساں
رحمتِ نیرواں ہے لطفِ عامِ محمدؐ

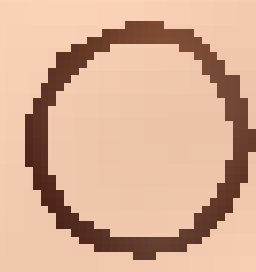
عتبہِ عالی سے نامِ سراو جو لوٹا
ہے کوئی ایسا بھی تشنہ کامِ محمدؐ

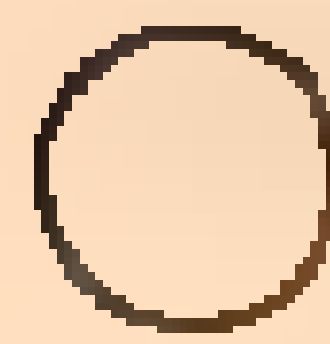
يَا مَعْزَرَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّ ابْتِطَاعَكُمْ أَوْلَىٰ بِنَفْسِكُمْ وَأَمِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

فَأَنْتُمْ وَادُّوهُمْ لَا تُفْضِدُونِ إِلَّا بَطْنِي ۝

تکلمہ فعالِ مایرید کے فن کا
 احسن تقویم ہے قوامِ محمد
 اورنگھتی پلکوں پر سائے نیند کے لیکن
 سونے نہ دے قلبِ لائیم محمد

کون ہے صورتِ گرِ حقیقتِ کبریٰ؟
 کس کو ہے آگاہی مقامِ محمدؐ





حق سے ہم آہنگ ہے زبانِ محمدؐ

شاملِ شانِ خدا ہے شانِ محمدؐ

بیمِ خزاں سے ہے اس کا گلہِ امین

پرچمِ سرسبز ہے نشانِ محمدؐ

نسخہ اے اہلِ دل از مودہ یہی ہے

الثکبِ محبت ہے ارمغانِ محمدؐ

چشمِ حقیقت نگر میں کر سی رب سے
کم نہیں عزت میں آستانِ محمّد

خندہ بے جا کا یہ مقام نہیں ہے
نالوں سے معمور ہے جہانِ محمّد

اہلِ جہاں کی نغاں تو اپنے لئے ہے
ہے پئے اہلِ جہاں نغانِ محمّد

ہو سکے اس پر نہ ابر من کا تسلط
جس کو ملا ہو خطِ امانِ محمّد

ہم ہیں نقیب اس کے ہم سے قائم و دائم
سلسلہٴ آخر الزماںِ محمّد

زندہ ہیں جب تک ہم ایسے لوگ نہ ہوگا
خاتمہ پانچیرِ داستانِ محمّد

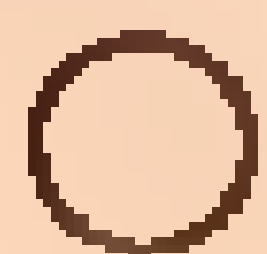
بے سرو برگِ سفر ہے غازی منزل
دیدنی ہے شانِ کاروانِ محمّد

کون ہے بالائے سِدرہ ہم سفر اس کا!
کون اَوْ اَوْ اَوْ فیٰ یہ ہمت ان محمد!

ان کی زباں آشنائے شکوہ نہیں ہے
جانِ بشارت میں ہر جانِ محمد

تختِ کیاں چوبِ خشک سے بھی فروز
نفعِ دو عالم ہے رایگانِ محمد

کس کو ہے یارِ نعت ہر کے خالق!
کون کما حقہً بیانِ محمد!





ناخ اویان کل ہے دین محمد
خیر صفت مصلحت نہیں محمد

منزل دلبر کی منزلت کا نہ پوچھو
غش سے بالاسے سر زین محمد

باعث افتاد کی ہے قرب کی لذت
سجد سے اُٹھتی نہیں جبین محمد

اس کے مقتدر ہیں روستیا ہی سے مد
نخزہ عالم ہے نکستہ چین محسن

ظیل و بروز اس کا جو بنے رشتہ
لاکھ کہے خود کو خوشہ چین محسن

یونہی برستا ہے کاپی سی زمیں پر
تابہ ابد، ابر و درین محسن

ہم کو نہیں ذوقِ بادہ عنبی، ہم
میں گردِ شیر و انگبین محسن

گوئے مغاں کا کریں نہ ہم کبھی پھیرا
ہم کہ ہیں سہ مست ساتگیں محسن

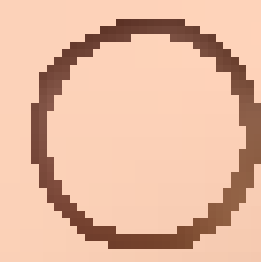
گو نہیں ہم سابقون میں سے مگر ہیں
عامل پیغامِ اخسارین محسن

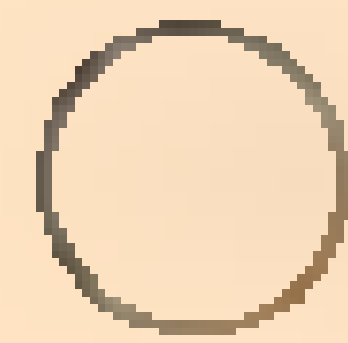
مستحمت ایزدی نہیں تھی وگرنہ

کیوں نہ جوئے ہم، ہم نشین محسن

بختِ خجستہ میں اس کے شہدے کے جو
موتیقین بہ کارِ دینِ محمدؐ

ٹول نہ تھی مانگی کی داد کسی سے
میں کہ نوامست رہ نشین محمدؐ





کون نہیں طاسب پناہ محسوس
 دور قطل میں داد خوار محسوس
 جنبش مژگاں سے کاپنے گردش دوراں
 زلزلہ دھڑکے نکاح محسوس

علم و اثابت میں شان حرم و صداقت
 کوہ گریاں کیا ہے برگ کاہ محسوس

مختصر ایشا پر ہے سروری اس کی
سچ پر ہے دار و مدار جاہ محمد

صبحِ نخستیں سے ہیں نزاہت و عفت
مروحہ جنبانِ تکیہ گاہِ محمد

کذب بھی ہے قائل اسکے صدقِ بیاں کا
حاضر و غائب ہیں سب گواہِ محمد

کیوں نہ رہیں سنگِ در پہ ناصیہ فرسا
ہم سے غلامانِ رُوسیاہِ محمد

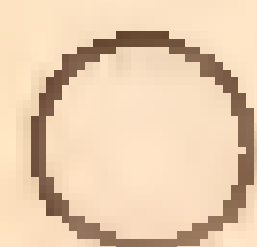
اس کے سوا کوئی خضرِ راہ نہیں ہے
پہنچے خدا تک بشرِ براہِ محمد

خامہ و قرطاس و موقلم سے مسلح
ہم بھی تو ہیں شاملِ سپاہِ محمد

فخر کا باعث ہے مجھ کو حلقہ بگوشی
میں کہ ہوں خلفِ الرشید شاہِ محمد

آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے دیدہ پرغم
کانوں سے میں نے سنی ہے آہ محمد

جنتِ شاد کا نہیں میں متمنی
خلد ہے خالد کا بارگاہِ محمد!



RekhtaDownload.com

رکھتی ہے بقیاب آرزوئے محبت
 ہے دل زندہ کو جستجوئے محبت
 پہلے تھی تابِ نظر کسی کو نہ اب ہے
 کس سے بیاں ہو جمالِ روئے محبت

حکم ہے یہ حاکمِ قضا و قدر کا
 ہو نہ کبھی سُرِ محرومِ روئے محبت

شاہدِ ناطق ہے اس کے خلق کا قسّر
دلِ سخی بے دلاں ہے خوئے محمد

نفس ہوا خواہ آب و گل کے جہاں کا
دل ہے گرفتارِ رنگ و بوئے محمد

عاشقِ مولائے کائنات ہے خالد
رہنما ہے دیوانہ رو بروئے محمد

بائیسہ آوارگی و آبلہ پانی ،
رخ ہے اس ازا درو کا سوئے محمد !

KBOPL



11780

Khajula Bokil P. Library.

Patna.

Acc

No

11780

Date

22-9-77

Section